Postal Reg.No:PB/1023/2001

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 50 — شمارہ: 28

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

20 ربیع الثانی 1422 ہجری 12 وفا 1380 ہش 12 جولائی 2001ء

اخبار احمدیہ

قادیان 7 جولائی (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔

کل حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور سابقہ مضمون کو جاری رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات کی قرآن وحدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات سے بصیرت افروز تفسیر بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت وسلامتی کامل شفایابی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

زبان کی بداخلاقیاں دشمنی ڈال دیتی ہیں اس لئے اپنی زبان کو ہمیشہ قابو میں رکھنا چاہئے

کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ۔ عملی، ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ۔ بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو

”اخلاق درست کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ جب تک انسان اپنا مطالعہ نہ کرتا رہے۔ یہ اصلاح نہیں ہوتی۔ زبان کی بداخلاقیاں دشمنی ڈال دیتی ہیں اس لئے اپنی زبان کو ہمیشہ قابو میں رکھنا چاہئے۔ دیکھو کوئی شخص ایسے شخص کے ساتھ دشمنی نہیں کر سکتا جس کو وہ اپنا خیر خواہ سمجھتا ہے۔ پھر وہ شخص کیسا بے وقوف ہے جو اپنے نفس پر بھی رحم نہیں کرتا اور اپنی جان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے جبکہ وہ اپنے قویٰ سے عمدہ کام نہیں لیتا اور اخلاقی قوتوں کی تربیت نہیں کرتا۔

ہر شخص کے ساتھ نرمی اور خوش اخلاقی سے پیش آنا چاہئے۔ البتہ وہ شخص جو سلسلہ عالیہ یعنی دین اسلام سے علانیہ باہر ہو گیا ہے اور وہ گالیاں نکالتا اور خطرناک دشمنی کرتا ہے اس کا معاملہ اور ہے۔ جیسے صحابہ کو مشکلات پیش آئے اور اسلام کی توہین انہوں نے اپنے رشتہ داروں سے سنی تو پھر باوجود تعلقات شدیدہ کے ان کو اسلام مقدم کرنا پڑا۔ اور ایسے واقعات پیش آئے جن میں باپ نے بیٹے کو یا بیٹے نے باپ کو قتل کر دیا۔ اس لئے ضروری ہے کہ مراتب کا خیال رکھا جاوے۔ ع گر حفظ مراتب نکنی زندیقی۔

ایک شخص ہے جو اسلام کا سخت دشمن ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا ہے وہ اس قابل ہے کہ اس سے بیزاری اور نفرت ظاہر کی جاوے۔ لیکن اگر کوئی شخص اس قسم کا ہو کہ وہ اپنے اعمال میں سست ہے تو وہ اس قابل ہے کہ اس کے قصور سے درگزر کیا جاوے اور اس سے ان تعلقات پر زد نہ پڑے جو وہ رکھتا ہے .... اصل بات یہ ہے کہ اندرونی طور پر جماعت ایک درجہ پر نہیں ہوتی۔ کیا ساری گندم تخم ریزی سے ایک ہی طرح نکل آتی ہے۔ بہت سے دانے ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ضائع ہو جاتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو چڑیاں کھا جاتی ہیں۔ بعض کسی اور طرح قابل ثمر نہیں رہتے۔ غرض ان میں سے جو ہونہار ہوتے ہیں ان کو کوئی ضائع نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ کے لئے جو جماعت تیار ہوتی ہے وہ بھی ﴿کَزَرْعٍ﴾ ہوتی ہے۔ اسی لئے اس اصول پر اس کی ترقی ضروری ہے۔ پس یہ دستور ہونا چاہئے کہ کمزور بھائیوں کی مدد کی جاوے اور ان کو طاقت دی جاوے۔

یہ کس قدر نامناسب بات ہے کہ دو بھائی ہیں۔ ایک تیرنا جانتا ہے اور دوسرا نہیں۔ تو کیا پہلے کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ وہ دوسرے کو ڈوبنے سے بچاوے یا اُس کو ڈوبنے دے۔ اُس کا فرض ہے کہ اس کو غرق ہونے سے بچائے۔ اسی لئے قرآن شریف میں آیا ہے ﴿تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی﴾ (المائدہ :۳) کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ، عملی، ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ۔ بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو۔ کوئی جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے اور اس کی یہی صورت ہے کہ ان کی پردہ پوشی کی جاوے۔ صحابہ کو یہی تعلیم ہوئی کہ نئے مسلموں کی کمزوریاں دیکھ کر نہ چڑو کیونکہ تم بھی ایسے ہی کمزور تھے۔ اسی طرح یہ ضروری ہے کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے اور محبت ملائمت کے ساتھ برتاؤ کرے۔ دیکھو وہ جماعت، جماعت نہیں ہو سکتی جو ایک دوسرے کو کھائے اور جب چار مل بیٹھیں تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں اور کمزوروں اور غریبوں کی حقارت کریں اور ان کو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہئے بلکہ اجماع میں چاہئے کہ قوت آجاوے اور وحدت پیدا ہو جاوے جس سے محبت آتی ہے اور برکات پیدا ہوتے ہیں۔

مَیں دیکھتا ہوں کہ ذرا ذرا سی بات پر اختلاف پیدا ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مخالف لوگ جو ہماری ذرا ذرا سی بات پر نظر رکھتے ہیں معمولی باتوں کو اخباروں میں بہت بڑی بنا کر پیش کر دیتے ہیں اور خلق کو گمراہ کرتے ہیں لیکن اندرونی کمزوریاں نہ ہوں تو کیوں کسی کو جرأت ہو کہ اس قسم کے مضامین شائع کرے اور ایسی خبروں کی اشاعت سے لوگوں کو دھوکہ دے۔ کیوں نہیں کیا جاتا کہ اخلاقی قوتوں کو وسیع کیا جاوے۔ اور یہ تب ہوتا ہے کہ جب ہمدردی، محبت اور عفو اور کرم کو عام کیا جاوے۔ اور تمام عادتوں پر رحم، ہمدردی اور پردہ پوشی کو مقدم کر لیا جاوے۔ ذرا ذرا سی بات پر ایسی سخت گرفتیں نہیں ہونی چاہئیں جو دلشکنی اور رنج کا موجب ہوتی ہیں۔ یہاں مدرسہ ہے، مطبع ہے مگر کیا اصل اغراض ہمارے یہی ہیں یا اصل امور اور مقاصد کے لئے بطور خادم ہیں؟ کیا ہماری غرض اتنی ہی ہے کہ یہ لڑکے پڑھ کر نوکریاں کریں یا کتابیں بیچتے رہیں۔ یہ تو سفلی امور ہیں ان سے ہمیں کیا تعلق۔ یہ بالکل ابتدائی امور ہیں۔ اگر مدرسہ چلتا ہے تب بھی بنظر ظاہر بیس برس تک بھی یہ اس حالت تک نہیں پہنچ سکتا جو اس وقت علی گڑھ کالج کی ہے۔ یہ امر دیگر ہے کہ اگر خدا چاہے تو ایک دم میں اسے علیگڑھ کالج سے بھی بڑا بنا دے۔ مگر ہماری ساری طاقتیں اور قوتیں اسی ایک امر میں خرچ ہو جانی ضروری نہیں ہیں“۔

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۳۴۶ تا ۳۴۸)

......اکیسویں صدی کا پہلا جلسہ سالانہ قادیان......

......8-9-10 نومبر 2001ء کو ہوگا......

احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال بھی رمضان المبارک کے پیش نظر 110 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 8-9-10 نبوت 1380 ہش بمطابق 8-9-10 نومبر 2001ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اس بابرکت سفر کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور دُعائیں کرتے رہیں کہ مرکز احمدیت قادیان دارالامان کا یہ جلسہ سالانہ غیر معمولی برکتوں کا حامل ہو۔

مجلس مشاورت بھارت

اسی طرح جلسہ سالانہ کے اختتام پر مورخہ 11 / نومبر بروز اتوار جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی تیرہویں مجلس مشاورت ہوگی۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

دیوبندیوں کے عاشقِ رسول غیر مسلم شعراء

ان دنوں ملاؤں نے معصوم مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے اپنے اعتراضات باطلہ میں خاص طور پر اس اعتراض کی چرچا شروع کر رکھی ہے کہ اگر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی امام مہدی و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کچھ منثور اور منظوم کلام لکھا ہے تو اس سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت تھی کیونکہ اس قسم کے منثور و منظوم کلام تو غیر مسلم شعراء اور مضمون نگاروں نے بھی وقتاً فوقتاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں لکھے ہیں اس سے تو ان شعراء یا مضمون نگاروں کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ان کو واقعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت تھی یا یہ کہ وہ سچے اور پکے مسلمان تھے۔

بالخصوص دیوبندی ملاں جو ظاہر پرستی کے غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں آج کل اپنے بے سرو پیر کے مضامین میں اور اپنے جلسوں میں پکار پکار کر اس بات کو اُچھال رہے ہیں اور پھر اپنی اس بات کے ثبوت میں اپنے اجلاسات میں بعض غیر مسلم شعراء کو بلوا کر اُن سے اُن کی لکھی ہوئی نعتیں بھی پڑھواتے ہیں۔

اس اعتراض کی وجہ دراصل یہ ہے کہ گزشتہ کچھ عرصہ سے جماعت احمدیہ کی طرف سے غیر احمدی ملاؤں سے یہ پوچھا جا رہا ہے کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نعوذ باللہ من ذالک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی ہے تو اس اعتراض سے قبل انہیں آپ علیہ السلام کے اس منثور اور منظوم کلام کو تو ضرور پڑھ لینا چاہئے جو آپ نے اپنے آقا و مطاع سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نہایت عاشقانہ و والہانہ انداز میں آپؐ کے عشق میں سرشار ہو کر الٰہی تائید سے تحریر فرمایا ہے۔ چنانچہ اس حقیقت الامر کے جواب میں بجائے اس کے کہ یہ لوگ حضور اقدس علیہ السلام کے عشق محمدی کی مٹھاس سے بھرے ہوئے کلمات طیبات کا بغور مطالعہ کرتے انہوں نے اپنا مذکورہ بالا نہایت واہیات اعتراض پھیلانا شروع کر دیا ہے اور ساتھ ہی یہ بات بھی کہنا شروع کر دی ہے کہ ایسا ہرگز ممکن نہیں ہے کہ کوئی شخص کسی نبی کی کامل اطاعت کر کے یا اس کی محبت کا دم بھر کے رتبہ نبوت حاصل کر سکے بقول ان کے عشق و محبت اور اطاعت و فرمانبرداری سے رتبہ نبوت نہیں مل سکتا بلکہ یہ ایک وہبی چیز ہے جو خالص اللہ کی عطاء پر منحصر ہے۔

بہر حال یہ خلاصہ ہے اس اعتراض کا جو ان دنوں خاص طور پر دیوبندی مسلک کے مغلظات بھرے مضامین و تقاریر میں دہرائے جا رہے ہیں۔ چنانچہ اس تعلق میں ہم اپنے چند مضامین میں اس تعلق میں روشنی ڈالنے کی کوشش کریں گے۔ ہم بتائیں گے کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منثور منظوم کلام میں اور اس کلام میں جو غیر مسلم شعراء نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں لکھا ہے زمین و آسمان کا فرق ہے اور پھر منثور و منظوم کلام ہی نہیں بلکہ آپؑ کی تمام زندگی کی فعلی شہادتیں اور آپ کی زندگی کی ہر حرکت و سکون عشق محمدی میں ڈوبا ہوا تھا جبکہ کیا یہ ملاں ان غیر مسلم شعراء کی زندگیوں میں بھی ان کے نمونے دکھا سکیں گے اسی طرح انشاء اللہ ہم یہ بھی ثابت کریں گے کہ رتبہ نبوت اگرچہ وہبی چیز ہے لیکن اس دور میں خدا نے یہ عطا عشاقِ رسول کے مقدر میں رکھی ہے وہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق۔

لیکن اس سے پہلے ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ دیوبندی ملاں جماعت احمدیہ کی مخالفت میں جب غیر مسلم شعراء کو اپنی نعتیں سنانے کیلئے سٹیجوں پر بلاتے ہیں ان کی زندگیوں میں تو شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی کچھ رمق ہو تو ہو لیکن ان ملاؤں کی زندگیوں سے عشق محمدی کی روح مکمل طور پر مفقود ہو چکی ہے۔ عشق محمدی کے ان کے دعوے صرف اپنے مدمقابل کی گردن اُڑانے اور اپنی دھوکے کی دکانوں کو سجانے کیلئے ہیں اور بس!

آپ مختلف مسلک کے اسلامی ملاؤں کی تقاریر و مضامین سُن لیں بالعموم آپ کو یہی نظر آئے گا کہ ایک مسلک کا ملاں خود کو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اطاعت گزار اور آپ سے محبت کرنے والا قرار دے گا لیکن دوسرے مسلک والے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین تذلیل کرنے والا قرار دے گا اور اس کے عوض میں ان کی گردنوں کو سرِ عام اُڑا دینے کے فتوے صادر کرے گا۔

چنانچہ دیوبندی مسلک کے ملاؤں کے متعلق بریلوی ملاں کہتے ہیں کہ دیوبندی چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا بڑا بھائی کہتے ہیں اور یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال اگر نماز میں آجائے تو نعوذ باللہ گدھے کے خیال کے آنے سے بھی بدتر ہے اور یہ کہ یہ لوگ مولود شریف کی محفل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے منکر ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی وجود ہونے کے انکاری ہیں۔ لہٰذا تمام دیوبندی اُن کے نزدیک توہین رسالت کے مرتکب ہیں اور توہین رسالت کے مرتکبین کی سزا یہ ہے کہ ان کو موت کے گھاٹ اُتار دیا جائے۔

اسی طرح تمام سنیوں کے نزدیک تمام تر شیعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے ہیں کیونکہ وہ آپ کے بعد آنے والے پہلے تینوں خلفاء کی توہین کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ نبوت تو دراصل حضرت علیؓ پر اُترنا تھی لیکن دھوکے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوگئی۔ کیونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی توہین کرنے والے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ لہٰذا چونکہ تمام شیعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے ہیں اور عشق محمدی سے کوسوں دور ہیں اور بالمقابل تمام سنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت میں سرشار ہیں لہٰذا ان عاشقوں کا فرض ہے کہ وہ توہین رسالت کرنے والے شیعوں کی گردنیں اُڑادیں۔

ہندوستان میں تو یہ تمام تر فتوے ملاؤں کی ضخیم فتووں کی کتابوں کے قرطاس میں محفوظ ہیں لیکن پاکستان میں چونکہ خود ساختہ اسلامی حکومت لانے کی تیاریاں گزشتہ پچاس سال سے چل رہی ہیں لہٰذا وہاں یہ فتوے اسلامی حکومت کے نام پر منافق سیاستدانوں کے زیر سایہ عملی شکل میں بھی صادر ہوتے رہتے ہیں۔

اور اگر حقیقت دیکھی جائے تو جیسا کہ ہم بتا چکے ہیں کہ سرورِ کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سچا عشق ان سب کی زندگیوں سے سراسر مفقود ہو چکا ہے۔ ان کا عشق صرف اور صرف ایک دوسرے کو ڈرانے دھمکانے اور خوف و ہراس میں مبتلا کرنے اور خود کو اونچا ثابت کرنے کا ایک دکھاوا ہے۔ اور ایسا اس لئے ہوا ہے کہ ان لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عاشق صادق کو ٹھکرا کر اس کا انکار کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تھا کہ اے مسلمانو! جب بھی تمہیں امام مہدی کی آمد کی خبر ملے تو خواہ تم کو برف کے پہاڑوں پر سے گھٹنوں کے بل رینگ رینگ کر اس کے پاس جانا پڑے برف پوش پہاڑوں کے عبور کرنے کی طرح سخت قسم کی دنیوی مشکلات تمہیں اس پر ایمان لانے سے روکیں تم نے ہرگز رُکنا نہیں بلکہ اس کی بیعت کرنی ہے اور اس کو میرا سلام پہنچانا ہے۔

بس اس دن سے کہ خدا نے سچے امام مہدی کو مبعوث فرمایا ہے اور ان لوگوں نے ان کا انکار کر دیا ہے اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت و فرمانبرداری کی روح اور اس کے نتیجہ میں ملنے والے روحانی انعامات سے منکرین مسیح موعود کو محروم کر دیا ہے۔

ورنہ ہمیں بتایا جائے کہ کیا وجہ ہے کہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے قبل تو مسلمانوں میں بے شمار روحانی اور ربانی علماء گزرے ہیں جن کو بلا لحاظ مسلک سب مسلمان قابل تعظیم سمجھتے ہیں جن میں حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ، حضرت شیخ احمد سرہندیؒ، شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربیؒ، حضرت عبدالکریم جیلانیؒ، حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ، حضرت ولی اللہ شاہ محدث دہلویؒ، وغیرہ وغیرہ۔ بیسیوں ربانی علماء شامل ہیں اور ان کے روحانی کارناموں سے تاریخ اسلام بھری پڑی ہے۔ جب سے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ مسیحیت و مہدویت فرمایا ہے۔ روئے زمین میں ان جیسے ربانی علماء میں سے کوئی ایک بھی نظر نہیں آتا۔ ہاں نظر آتے ہیں تو صرف اور صرف وہ مجاور جو ان کے مزاروں پر پلتے ہوئے یا ان کے چلائے ہوئے۔ مدرسوں میں انتشار و انشقاق کے بیج بوتے ہوئے عوام کو دھوکہ دے کر ان کے نام کی روٹی کھا رہے ہیں۔ ان گزرے ہوئے ربانی علماء کے ہم پلہ آج روئے زمین پر کوئی ایک بھی نظر نہیں آتا۔ اس تعلق میں مشہور اہلحدیث عالم مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا درج ذیل بیان قابل فکر ہے آپ لکھتے ہیں:-

''اُمت محمدیہ کے بزرگ ختم ہو چکے بے شک وہ وارث انبیاء ولی تھے وہ کرامت رکھتے اور برکات رکھتے تھے لیکن وہ نظر نہیں آتے زیر زمین ہو گئے آج اسلام ان کرامت والوں سے خالی ہے۔ (رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ ۱۴۶ طبع دوم)

آخر اس کی وجہ کیا ہے۔ ذرا سوچئے! غور کیجئے!!

آئندہ گفتگو میں ہم اس مضمون کو کسی قدر اور آگے بڑھائیں گے۔ وباللہ التوفیق۔ (باقی)

(منیر احمد خادم)

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎237050

خطبہ جمعہ

اگر اللہ تعالیٰ کی غفوریت اور رحیمیت سے استفادہ نہ کیا جائے تو پھر یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب بہت سخت اور دردناک ہوتا ہے

جو لوگ سود پر روپیہ لیتے ہیں اور پھر جماعت سے مدد کے خواہاں ہوتے ہیں، جماعت ہرگز ان کی مدد نہیں کرسکتی

مختلف آیات قرآنیہ کے حوالہ سے صفت رحیمیت کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۲۵/ مئی ۲۰۰۱ء بمطابق ۲۵/ ہجرت ۱۳۸۰ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العلمين - الرحمٰن الرحيم - ملك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

صفت رحیمیت کا ذکر چل رہا ہے۔اب میں چند آیات آپ کے سامنے رکھتا ہوں اور ان سے متعلقہ مسائل بھی ﴿وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ. وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَهُوَالْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾۔(سورة يونس:۱۰۸)اور اگر اللہ تجھے کوئی ضرر پہنچائے تو کوئی نہیں جو اسے دور کرنے والا ہو مگر وہی۔ یعنی اللہ کی طرف سے جو ضرر پہنچے، بالارادہ کسی کو ضرر پہنچے تو خدا کے سوا اس کو کوئی دور نہیں کر سکتا۔ لیکن خدا تعالیٰ اپنے بھیجے ہوئے ضرر کو دور کر سکتا ہے اس میں ایک امید کی کرن ہے سب کے لئے۔اور جب خیر کا فیصلہ کر لے کہ کسی کو بھلائی پہنچے ﴿فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ﴾ تو اس کے فضل کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ ناممکن ہے، وہ خیر اسے ضرور پہنچے گی۔اب یہاں اِلَّا کوئی نہیں ہے یعنی اللہ خود بھی نہیں ٹالتا اور نہ کسی کو ٹالنے دے سکتا ہے۔﴿يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ﴾ وہ پہنچاتا ہے اس کے ان بندوں میں سے جن کو وہ چاہے۔﴿وَهُوَالْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ اور وہ بہت زیادہ بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

اب ﴿لَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ﴾ کے تعلق میں یاد رکھنا چاہئے کہ وہ لوگ جو گناہوں میں ملوث ہو کے مایوس ہو جاتے ہیں ان کے متعلق بھی اللہ کا یہی حکم ہے کہ وہ مایوس کسی صورت میں نہ ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا بھی ہے اور بہت رحم فرمانے والا بھی ہے۔

ایک سورۃ الحجر کی آیت ہے ﴿نَبِّئْ عِبَادِيْۤ اَنِّيْۤ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ میرے بندوں کو خبر دے دے کہ میں بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہوں۔ ﴿وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَالْعَذَابُ الْاَلِيْمُ﴾(سورة الحجر:۵۰۔۵۱) لیکن اس کے باوجود میرے عذاب کے متعلق خوف کرو کہ وہ بہت ہی دردناک عذاب ہوتا ہے۔ باوجود کا ترجمہ اس لئے کیا ہے کہ میں غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ہوتے ہوئے بھی جب عذاب دیتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ نہ میری غفوریت سے استفادہ کیا گیا اور نہ میری رحیمیت سے۔﴿وَاَنَّ عَذَابِيْ﴾ تو باوجود اس بات کے میرے عذاب کی طرف بھی دھیان دیں کہ وہ بہت ہی دردناک عذاب ہے۔

پھر سورۃ النحل کی آیات نمبر ۶ تا ۸ ہیں ﴿وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ. وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ. وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ. اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ اور مویشیوں کو بھی اسی نے پیدا کیا تمہارے لئے ان میں گرمی حاصل کرنے کے سامان ہیں، اور یہ گزشتہ زمانہ کی بات نہیں آج تک کھالوں کے ذریعہ، ان کے بالوں کے ذریعہ، اون کے ذریعہ ہم گرمی حاصل کرتے ہیں اور سخت سے سخت سردی میں بھی جانوروں کی وجہ سے ہم گرمی حاصل کرتے ہیں۔ بعض دفعہ جانوروں کے چمڑے کی جیکٹس پہنی ہوتی ہیں جو بہت گرم ہوتی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا خیال رکھا ہے اور یہ بات اس کی رحمانیت کی مظہر ہے۔اور تمہارے لئے ان میں خوبصورتی ہے۔جب تم انہیں شام کو چرا کر لاتے ہو اور جب تم انہیں (صبح) چرنے کے لئے کھلا چھوڑ دیتے ہو، اب جنہوں نے یہ مناظر دیکھے ہوئے ہیں وہ جانتے ہیں کہ بہت ہی دلکش مناظر ہیں صبح کی سیر پہ نکلیں خصوصاً پہاڑی علاقوں میں تو بہت ہی خوش منظر ہوتا ہے۔ گائیں بھینسیں وغیرہ چر رہی ہوتی ہیں اور دل کو بہت لبھاتا ہے وہ منظر۔ اور وہ تمہارے بوجھ اٹھائے ہوئے ایسی بستی کی طرف چلتے ہیں جس تک تم جانوں کو مشقت میں ڈالے بغیر نہیں پہنچ سکتے۔ بہت شدید مشکل رستوں پر جہاں مشینری بھی نہیں چل سکتی وہاں خچروں کے اوپر بوجھ لاد کر لے جاتے ہیں اور تنگ رستوں پر بھی اور سخت پہاڑی کٹھن رستوں پر بھی وہ خچر وہ بوجھ اٹھائے لئے پھرتے ہیں۔ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کے احسانات میں سے ہیں۔اگر کسی کی آنکھیں دیکھنے کی ہوں کہ جہاں تک انسان پہنچ ہی نہیں سکتا بغیر کسی مشقت میں پڑے، ان پہ بھی تمہاری بار برداری کا کام تمہارے جانور کرتے ہیں۔

یاد رکھو 'تیرا رب بہت ہی مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے'۔ یہاں رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فرمایا ہے، بہت ہی مہربان ہے۔ یہ جو نقشہ کھینچا گیا ہے یہ تو بہت ہی خوبصورت نقشہ ہے، دلکشی کے لحاظ سے بھی اور ضرورت کے لحاظ سے بھی اور ایسا خوبصورت نقشہ ہے کہ جانوروں سے جتنے بھی فوائد انسان کو پہنچ سکتے تھے یا آئندہ پہنچتے رہیں گے ان سب کا ذکر ہے۔ تو یہاں غفور کی بجائے مہربان فرمایا ہے۔ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ بہت ہی زیادہ شفقت کرنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تحریر ہے جو انہی آیات کے تعلق میں ایک لمبی تحریر ہے جو مناظرہ آتھم میں آپ نے پیش فرمائی ہے۔ وقت کے لحاظ سے ساری تحریر پڑھنا اس وقت ذرا مشکل ہوگا اور دوسرے یہ تحریر ایسی ہے کہ اس کی ہر جگہ تشریح کرنی پڑے گی۔ قصہ مختصر یہ ہے کہ بحث یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ عادل ہے کہ رحیم ہے۔ وہ جو عیسائی مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عادل ہے یعنی عدل کرتا ہے اور اسے عدل کے نتیجہ میں معاف کرنے کا کوئی حق نہیں۔ یہ ایک نہایت جھوٹا اور بودا عقیدہ ہے صرف حضرت مسیح کی میسحیت کو منوانے کے لئے انہوں نے یہ عذر تراشا ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ معاف کر ہی نہیں سکتا اس لئے اپنے بیٹے پر اس نے سارے گناہوں کے بوجھ لاد دئے۔ اب بیٹے پر جو معصوم تھا اس پر بوجھ لادنا خود عدل کے خلاف ہے ایک ایسی حماقت ہے کہ عدل کی خاطر خود عدل کی گردن پر چھری پھیر دی جائے۔ تو ان کے لئے کھڑے ہونے کا کوئی پاؤں نہیں، بالکل ایک لغو عقیدہ بنا رکھا ہے اور سب سے معصوم آدمی پر سب کے بوجھ لادنا تو ایسا ناممکن ہے کہ ہو ہی نہیں سکتا اور بہت بڑا ظلم ہو گا۔

آج کل دیکھیں کتنے کتنے مظالم ہوتے ہیں۔ بعض جابر ہیں جو پوری قوم، لاکھوں پر ظلم کرتے ہیں اور بعض چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں پر ظلم کرتے ہیں اور ہر ملک میں یہ ہو رہا ہے۔ انگلستان میں بھی، امریکہ میں بھی اور مشرقی ممالک میں تو بڑی کثرت سے ہو رہا ہے تو یہ جو ظلم کرتے ہیں یہ سارے بوجھ عیسیٰ علیہ السلام پر ہی لاد دئے جائیں گے؟ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ۔ اور ان سب کو نجات مل جائے گی؟ انتہائی لغو اور احمقانہ عقیدہ ہے جس کے اندر جیسے کہتے ہیں اس کا کوئی پاؤں بھی نہیں کھڑا ہونے کے لئے۔

ایک سورۃ النحل کی آیت ۱۹ ہے ﴿وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا . اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ

رَّحِيْمٌ﴾ کہ اگر تم اللہ کی نعمتیں گننے کی کوشش کرو تو گن تو نہیں سکو گے، بے شمار نعمتیں ہیں جو انسان کو عطا ہوئی ہیں اور بسا اوقات ان کی طرف خیال بھی نہیں جاتا سوائے اس کے کہ کوئی ایک نعمت وقتی طور پر چھین لی جائے۔ اگر انسان دیکھے کہ وہ کس طرح بنا ہوا ہے تو روزمرہ اس کو سوچنے کا وقت بھی نہیں ملتا۔ لیکن اگر ایک صرف گردہ ناکام ہو جائے تو دیکھو کیسی کیسی مصیبتیں پڑتی ہیں۔ گردہ تبدیل کرنا پڑتا ہے اس کے لئے بہت بڑی مصیبت پڑتی ہے اور یہی حال دوسری بیماریوں کا ہے۔ تو جب تک بیماری نہ پڑے اس وقت تک نعمتوں کی قدر ہی کوئی نہیں ہوتی۔

پس ایک انسان اپنی ذات کے اندر جو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں اگر ان کو گننے کی کوشش کرے تو گن تو نہیں سکتا، بے انتہا اللہ کی رحمتیں ہیں۔ میٹھا کس طرح انسان ہضم کرتا ہے کس طرح اس کے لئے خدا تعالیٰ نے نظام مقرر فرمایا ہوا ہے اور کس طرح ہر زیادتی کے مقابل پر ایک کشن رکھ دیا ہے کہ ایک زیادتی کرو، پھر زیادتی کرو، پھر زیادتی کرو، پھر معاف ہوتے چلے جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ گناہوں کے ساتھ بھی تو یہی سلوک کرتا ہے کہ بار بار گناہ انسان کرتا ہے اور بار بار اللہ تعالیٰ کا رحم نازل ہوتا ہے تو نتیجہ اس کا یہی نکالا ہے ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ اللہ تعالیٰ تو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

اب سورۃ النحل کی آیات ۴۶ تا ۴۸ ہیں ﴿اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ. اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ. اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ. فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾۔ یہاں بھی رءوف کی صفت کو رحیم کے ساتھ جوڑا ہے۔ ان آیات کا سادہ ترجمہ یہ ہے: کیا وہ لوگ جنہوں نے بری تدبیریں کیں امن میں ہیں کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے۔ اب زمین میں دھنسایا جانا کسی وقت کسی زلزلہ کے نتیجہ میں ہو سکتا ہے اور بڑی بڑی قومیں پہلے اسی طرح زمین میں دھنسا دی گئی تھیں۔ یا ان کے پاس عذاب وہاں سے آجائے جہاں سے وہ گمان تک نہیں کرتے ہوں۔ تو عذاب بھی اچانک آجاتا ہے جس کا انسان کو وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ اب چلتے پھرتے اچانک سڑک پر پاؤں پڑا اور کسی کار نے کچل دیا۔ اب یہ چلنے سے پہلے گھر سے کسی کو گمان تو نہیں ہو سکتا۔ اگر وہم بھی ہوتا کہ ایسا ممکن ہے تو وہ گھر سے ہی نہ نکلتا۔ تو اچانک عذاب آجاتا ہے اور اس کی اتنی قسمیں ہیں کہ وہ جس طرح اللہ کی نعمتوں کو نہیں گن سکتے عذاب کے اچانک آنے کہ کیسے کیسے آئے گا، یہ بھی نہیں گنا جا سکتا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عذاب آجائے جہاں سے وہ گمان تک نہ کرتے ہوں یا انہیں ان کے چلنے پھرنے کی حالت میں آپکڑے۔ عام طور پر چلتے پھرتے ہی اچانک ہارٹ فیل ہو جاتا ہے، وہم و گمان بھی نہیں ہوتا کسی کو کیا ہونے والا ہے۔ تو وہ یہ نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ کے مقاصد کو وہ عاجز نہیں کر سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے پکڑنے کے رستے بہت زیادہ ہیں اور تمہیں بہت کم طاقت نصیب ہوئی ہے کہ خدا کی راہوں کو تم عجز میں تبدیل کر دو اور خدا جو فیصلے کرے ان کو عاجز کر دو۔

پھر اللہ تعالیٰ کی ایک اور بھی ترکیب ہے پکڑنے کی، یا انہیں تدریجاً گھٹانے کے ذریعہ پکڑ لے۔ بڑی بڑی قومیں دنیا میں ایسی گزری ہیں کہ وہ رفتہ رفتہ مٹتے مٹتے مٹ گئیں اور ان کا نام و نشان بھی یا مٹ چکا ہے یا بالکل ایسا ہے کہ عبرت کا نشان بن گیا ہے۔ اب آسٹریلیا کے ابریجنیز (Aborigenes) دیکھیں کسی زمانہ میں سارے آسٹریلیا پر وہ قابض تھے، سارے آسٹریلیا کے بادشاہ تھے اور پھر ایک ایسا وقت آیا کہ وہ گھٹتے گھٹتے کم ہوتے ہوتے کم ہوتے چلے گئے اور ان کا کوئی بھی نام و نشان اگر باقی ہے تو محض عبرت کے لئے۔ اسی طرح امریکہ میں ریڈ انڈینز (Red Indians) ہیں اور بہت سی ایسی قومیں ہونگی جو رفتہ رفتہ، تدریجاً پکڑے گئے۔ یہ روماز (Romas) جو ہیں یہ بھی اللہ بہتر جانتا ہے کہ انہوں نے کیا ناشکری کی تھی اور کیا شرک کیا تھا جس کے نتیجہ میں اب ساری دنیا میں یہ ایک عبرت کا نشان بنے پھرتے ہیں، ان کو ٹھہرنے کی بھی کوئی جگہ نہیں۔ تو رفتہ رفتہ گھٹاتے گھٹاتے خدا ان کو پکڑ لیتا ہے جیسے چاند گھٹتے گھٹتے نظر سے غائب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جو بڑی بڑی قومیں ہیں اگر اللہ ان کو پکڑے تو ان کو تدریج سے پکڑتا ہے، اچانک نہیں پکڑتا۔ تو پکڑنے کے جتنے ذرائع ہیں وہ سارے ان آیات میں بیان فرما دئے ہیں لیکن ساتھ ہی متنبہ فرما دیا ہے کہ تمہارا رب بہت ہی مہربان ہے اور بار بار رحیم ہے۔ اگر اللہ نے تمہارے ہر گناہ پر پکڑنا ہوتا تو تمہارا کچھ بھی نشان باقی نہ رہتا۔

ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم لوگوں کو تمہارے گناہوں کی وجہ سے پکڑنا ہوتا تو جو چلنے پھرنے والے چوپائے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ ہلاک کر دیتا۔ اگر چوپایوں کو ہلاک کر دیا جائے تو جس طرح انسان کی خاطر چوپاؤں کی زندگیاں قربان کی جاتی ہیں وہ انسان بھی ساتھ ہی ہلاک ہو جاتا۔

پھر سورۃ النحل کی آیت نمبر ۱۱۱ میں ہے ﴿ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْۤا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ پھر تیرا رب یقیناً ان لوگوں کو جنہوں نے ہجرت کی بعد اس کے کہ وہ فتنہ میں مبتلا کئے گئے، پھر انہوں نے جہاد کیا اور صبر کیا تو یقیناً تیرا رب اس کے بعد بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اب ہجرت تو آج کل بھی ہو رہی ہے لیکن کچھ ایسے ہیں جو واقعۃً مجبور ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو مجبوری کے کاغذات تیار کرتے ہیں۔ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے وہ اللہ کو تو دھوکہ نہیں دے سکتے۔ کسی کی ہجرت مال کے لئے ہے، کسی کی عورت کے لئے، کئی لوگ کہتے ہیں، ہمیں ہجرت کے لئے خط لکھتے ہیں کہ ہمیں ہجرت کروا دیں، وہاں بچے کی شادی کروا دیں۔ یہ بھی کوئی ہجرت ہے۔ مگر اللہ کو سب ہجرتوں کا علم ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے اصل مہاجر وہ ہے جس کو ایک دفعہ فتنہ میں مبتلا کیا گیا ہو۔

فتنہ سے مراد ارتداد کا فتنہ ہے اور بعض دفعہ مجبوراً انسان ارتداد اختیار کر لیتا ہے جبکہ دل اس ارتداد پر مطمئن نہیں ہوتا اور زبان سے ایسی سخت تکلیف اس کو دی جاتی ہے کہ زبان سے کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ پھر اگر وہ ہجرت کرتا ہے ﴿ثُمَّ جٰهَدُوْا﴾ پھر وہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرتا ہے اور صبر سے کام لیتا ہے تو ﴿اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ یقیناً تیرا رب، ان باتوں کے بعد بہت ہی مغفرت کرنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

اسی آیت کی تفسیر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں نور القرآن صفحہ ۲۳ میں:

"ایسے لوگ جو فوق الطاقت دکھ کی حالت میں اپنے اسلام کا اخفاء کریں"۔ اب جیسا کہ آپ جانتے ہیں پاکستان میں بعض لوگوں کو فوق العادت دکھ دیا جاتا ہے، اکثر تو اس کو برداشت کر جاتے ہیں۔ یہ اللہ کی شان ہے کہ اس نے احمدیوں کو اس قدر حوصلہ اور صبر کی توفیق بخشی ہے لیکن کچھ ایسے بھی ہیں جو دم ہار دیتے ہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ایسے لوگ جو فوق الطاقت دکھ کی حالت میں "ان کی طاقت سے بڑھ کر نا ممکن ہے ان کے لئے اس کو صبر سے برداشت کرنا" اپنے اسلام کا اخفاء کریں، ان کا اس شرط سے گناہ بخشا جائے گا کہ دُکھ اٹھانے کے بعد پھر ہجرت کریں"۔ پھر اگر ہجرت کی توفیق ہے تو پھر ضرور ہجرت کریں یہ سچی ہجرت ہے۔ "یعنی ایسی عادت سے یا ایسے ملک سے نکل جائیں جہاں دین پر زبردستی ہوتی ہے۔ پھر خدا کی راہ میں بہت ہی کوشش کریں اور تکلیفوں پر صبر کریں۔ ان سب باتوں کے بعد خدا اُن کا گناہ بخش دے گا کیونکہ وہ غفور رحیم ہے۔"

اب سورۃ النحل ہی کی آیت نمبر ۱۱۶ ہے ﴿اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَاۤ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ. فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ کہ یقیناً ﴿اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُم﴾ اس نے تم پر صرف مردار اور خون اور سؤر کا گوشت اور وہ کھانا حرام کیا ہے جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ یہ خلاصہ آگیا ہے تمام حلال و حرام کا۔ ہاں جو سخت مجبور ہو جائے، نہ رغبت رکھنے والا ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا تو یقیناً اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اب اس میں دیکھو اللہ تعالیٰ نے سؤر کے گوشت کو بھی ایسے موقع پر حلال کر دیا ہے۔ ﴿غَيْرَ بَاغٍ﴾ خواہش ذرا بھی نہ ہو اور مزہ میں اچھا بھی لگے تب بھی جان بچ جائے تو اس سے ہاتھ کھینچ لے اور ہرگز اس میں کوئی عدوان نہ کرے۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ایک چیز ایسی حرام کی ہے جو ہر

NEVER BEFORE
GUARANTEED PRODUCT
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300
روایتی
زیورات
جدید فیشن
کے ساتھ

صورت میں حرام ہے۔ اس میں یہ عذر نہیں کہ میں بھوکا تھا وہ ہے سود۔ اگر سود کوئی کھاتا ہے تو اس کے جواز کا کوئی فتویٰ کہیں نہیں ہے۔ وہ ہر صورت میں حرام ہے۔

اسی ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سورۃ کی لطیف تفسیر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

"دیکھو سود کا کس قدر سنگین گناہ ہے۔ کیا ان لوگوں کو معلوم نہیں سور کا کھانا تو بحالت اضطرار جائز رکھا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے: ﴿فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ یعنی جو شخص باغی نہ ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا تو اس پر کوئی گناہ نہیں، اللہ غفور رحیم ہے۔ مگر سود کے لئے نہیں فرمایا کہ بحالت اضطرار جائز ہے بلکہ اس کے لئے تو ارشاد ہے: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ کہ اگر تم نے سود دیا ہوا ہے کسی کو، سود پر روپیہ دیا ہوا ہے تو ہرگز اس کو استعمال نہیں کرنا۔ جو کچھ پہلے کر بیٹھے وہ گناہ تو معاف ہو گئے لیکن آئندہ بھوک کا عذر رکھ کے بقیہ سود کی رقم نہیں کھانی اور اس کی جزا اتنی بڑی سخت ہے ﴿فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾ اگر تم ایسا نہیں کرو گے، باز نہیں آؤ گے تو تمہارے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اللہ کے ساتھ اور اس رسول کے ساتھ لڑائی کے لئے تیار ہو جاؤ۔

اب یہ عجیب حکمت ہے کہ فی زمانہ جتنی بڑی بڑی جنگیں ہوئی ہیں یہ سود ہی کے نتیجہ میں ہوئی ہیں، سودی نظام کے نتیجہ میں ایک ایسا بحران پیدا ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں پھر لڑائیاں شروع ہوتی ہیں اور لڑائیاں بھی سود ہی پر چلتی ہیں ورنہ لڑائیاں جاری نہیں رہ سکتیں۔ بڑی بڑی امیر قومیں بھی مجبوراً سود لے کر لڑائیوں کو آگے بڑھاتی ہیں۔ تو یہ جو پیش گوئی ہے کہ یہ حرف بہ حرف پوری ہوئی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی طرف اشارہ کیا ہے کہ سود کی رقم کسی صورت میں نہیں کھانی چاہئے یعنی جو روپیہ تم نے دیا ہے اس پر اگر کوئی رقم آتی ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے وہ اشاعت دین میں خرچ کر دو مگر اپنے نفس پر اس کو کلیۃً حرام سمجھو۔

ساتھ ہی ایک عجیب لطیف نکتہ بھی بیان فرمادیا کہ "مسلمان اگر ابتلاء میں ہیں تو یہ ان کی اپنی ہی بدعملیوں کا نتیجہ ہے۔ ہندو اگر یہ گناہ کرتے ہیں تو مالدار ہو جاتے ہیں"۔ یعنی مسلمانوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ وہ سود کھا کر مالدار نہیں بن سکتے ان کو شدید نقصان پہنچے گا۔ ہاں ہندو ہیں وہ گناہ کرنے کے باوجود پیسے کما جاتے ہیں مگر اس لئے کہ ہندوؤں کو تو اللہ تعالیٰ نے چھوڑ دیا ہے۔ مسلمانوں کو سبق سکھانا چاہتا ہے۔ فرماتے ہیں: ﴿خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ﴾ ان کا حال تو یہ ہے کہ وہ دنیا میں بھی گھاٹا کھاتے ہیں اور آخرت میں بھی گھاٹا کھاتے ہیں۔

اب میرے پاس بھی بہت سی درخواستیں آتی رہتی ہیں کہ ہم قرضوں کے نیچے دب گئے، برا حال ہو گیا، سب کچھ جاتا رہا اور اب قید ہے یا اولاد کا بھوکا مرنا ہے۔ کیوں ایسا ہوا؟ اس لئے کہ ہم نے سود پر رقم لی تھی۔ ان جگہوں میں میں نے اعلان کروا دیا ہے میں نے کہا جن سے اللہ جنگ کرتا ہے ان کی مدد میں نہیں کر سکتا۔ ویسے قرض ہوں، بے سودی قرض ہوں، مصیبتیں ہوں، چٹیاں ہوں انشاء اللہ جماعت ضرور ان میں مدد کرے گی، جتنی بھی توفیق ہو۔ لیکن اگر سود کا روپیہ تم نے لیا ہوا ہے اس پر جماعت کسی قسم کی بھی مدد نہیں کرے گی۔ ہندوستان میں خصوصاً ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں اور میں نے بارہا نہیں سمجھایا ہے کہ اپنے اخباروں میں اور اعلانات کے ذریعہ سب پر یہ کھول دیں کہ اگر سود پہ روپیہ لیا تو ہم ہرگز کسی قسم کی مدد کرنے کے ذمہ دار نہیں ہیں۔

پھر فرمایا سورۃ النحل آیت نمبر ۱۲۰۔ ﴿ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ پھر تیرا رب یقیناً ان لوگوں کے لئے جنہوں نے لاعلمی میں برے اعمال کئے پھر اس کے بعد توبہ کر لی اور اصلاح کی۔ اب توبہ کرنے کا موقع اس وقت تک ہے جب تک کوئی پکڑا نہ جائے۔ اگر عادی چور بھی ہو اور اس کی پرانی گواہی ہو کہ چور تھا اس کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔ کیونکہ چوری کی حالت میں پکڑا جائے تو پھر وہ ہے وقت کہ اس کے ہاتھ کاٹے جائیں، اس کو سزا دی جائے۔ لیکن اگر بیچ میں ایک لمبا عرصہ گزر جائے اور وہ توبہ کر چکا ہو اور اس بات کے قطعی شواہد ہوں کہ اس شخص نے توبہ کر لی ہے تو پھر مومنوں کی جماعت کو اس کو شرعی حد لگانے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ تو گناہ بھی جہالت کے نتیجہ میں ہی پیدا ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا ﴿عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ﴾ تو گناہ کے جو اثرات ہیں ان سے انسان کو جب جہالت ہوتی ہے تبھی وہ گناہ کرتا ہے۔ پھر توبہ بھی کر لیں ﴿وَاَصْلَحُوْا﴾ اور پھر اپنے آپ کی اصلاح بھی کر لیں ان کے اندر بہت سی نیکیاں پیدا ہو چکی ہوں تو پھر یاد رکھو ﴿اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ کہ اللہ تعالیٰ ان باتوں کے بعد بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

پھر فرماتا ہے سورۃ بنی اسرائیل آیت ۶۷ ﴿رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ۔ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا﴾۔ اس میں غفور اور رءوف کے الفاظ ساتھ نہیں لگے ہوئے، صرف رحیم کے الفاظ آتے ہیں۔ اس کا ترجمہ یہ ہے۔ تمہارا رب وہ ہے جو تمہارے لئے سمندر میں کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم اس کے فضلوں کی تلاش کرو۔ یقیناً وہ تمہارے حق میں بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اب سمندر میں جو کشتیاں چلتی ہیں اس میں بار بار رحم کا کیا موقع ہے۔ بات یہ ہے کہ سمندر کی ہوائیں بدلتی رہتی ہیں۔ طوفان آتے ہیں اور گزر جاتے ہیں۔ بارہا انسان ابتلا میں پڑتا ہے۔ اسی طرح مچھلیاں پکڑنے والے بعض دنوں میں بہت مچھلیاں شکار کر لیتے ہیں، بعض دنوں میں کوئی مچھلی بھی ہاتھ نہیں آتی۔ محنت بظاہر رائیگاں جاتی ہے۔ تو ایسے سب لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ خدا بار بار تمہیں موقع دیتا ہے اور دیتا چلا جاتا ہے۔ آج بُرا دن گزرا ہے تو کل اچھا دن بھی آسکتا ہے۔ پس اس بات کو یاد رکھنا کہ اللہ تعالیٰ رحیم ہے وہ تمہاری کوششوں کو ضائع ہرگز نہیں کرے گا۔ وہ ایک موقع کے بعد دوسرا موقع دیتا چلا جائیگا۔

سورۃ الحج میں آیت نمبر ۶۶ ہے ﴿اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۔ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۔ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾۔ اس کا ترجمہ یہ ہے: کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے جو کچھ زمین میں ہے تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے اور کشتیوں کو بھی۔ وہ اس کے حکم سے سمندر میں چلتی ہیں۔ وہ آسمان کو روکے ہوئے ہے کہ زمین پر گرے مگر اس کے حکم سے۔ یقیناً اللہ انسانوں پر بہت ہی مہربان (اور) بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

اب دو مناظر کھینچے گئے ہیں۔ ایک تو کشتیوں کا چلنا جو اللہ کے حکم کے ساتھ، جس طرح زمین و آسمان میں ہر چیز مسخر کی گئی ہے، کشتیاں بھی اللہ ہی کے حکم سے مسخر ہیں اور اس کے اذن سے وہ سمندروں میں چلتی ہیں۔ ﴿بِاَمْرِهٖ﴾ اس کے امر کے ساتھ، اس کے حکم یا اس کے اذن کے ساتھ ﴿وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ﴾۔ اب آسمان کا زمین پر گرنے کا کیا مطلب ہے۔ فرمایا آسمانی جو بڑے بڑے ٹکڑے آسمان سے گرتے ہیں تمہیں پتہ بھی نہیں لگتا وہ Meteors کی شکل میں گرتے ہیں اور رستہ میں ہوا میں جل جاتے ہیں۔ یہ اللہ نے تمہاری حفاظت کا انتظام فرمایا ہوا ہے۔ بیشمار بڑے بڑے ٹکڑے ہیں جو آسمان سے گرتے ہیں اور پھر ان کو اللہ تعالیٰ روکے ہوئے ہے۔ روکے ہوئے دو طرح سے ہے۔ ایک تو یہ کہ ان کو زمین سے ٹکرا کر نقصان پہنچانے کا موقع نہیں دیتا سوائے اس کے کہ اس کی اجازت سے ایسا ہو اور دوسرے یہ کہ آسمان سے جو ٹکڑے گرتے ہیں اگر سارے ہی گر جائیں تو زمین کا کوئی حشر ہی باقی نہ رہے، نام و نشان مٹ جائے لیکن وہ کوئی دائیں سے گزر جاتے ہیں کوئی بائیں سے گزر جاتے ہیں۔ سائنسدان پیشگوئیاں کرتے رہتے ہیں کہ اس دفعہ یہ سیارہ جو ٹوٹا ہوا آرہا ہے یہ زمین سے ٹکرا جائے گا لیکن وہ کروڑوں میل کے فاصلہ سے گزر جاتا ہے۔ تو اللہ کے حکم سے ہی ایسا ہوتا ہے۔ جب تک ہماری زندگی اس زمین پر مقدر ہے اس وقت تک یہی نظام چلتا رہے گا ﴿اِلَّا بِاِذْنِهٖ﴾ کی شرط نے بتا دیا کہ اللہ کے اذن کے بغیر یہ آسمان سے گرنے والے ٹکڑے تمہیں ہلاک نہیں کر سکتے۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ یہاں نیک لوگوں اور بد لوگوں میں تفریق نہیں کی گئی۔ فرمایا ہے ﴿بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ یہ آفتیں ہیں جو سب انسانوں میں مشترک ہیں اور ان مشترک آفتوں کی وجہ سے بعض دفعہ بہت بڑی بڑی تباہیاں بھی آتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ باقی انسانوں کو اکثر ان سے بچا لیتا ہے۔ تو فرمایا لوگوں پر اللہ تعالیٰ بہت ہی مہربان ہے اور بہت ہی بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اگر مہربان نہ ہوتا تو صرف آسمان کے

QURESHI ASSOCIATES

Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.

Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)

Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992

Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road

Daryaganj New Delhi-110002

(INDIA)

ٹکڑوں کو ہی گرنے کی اجازت دے دیتا تو کوئی نام و نشان بھی انسان کا باقی نہ رہتا۔

اب سورۃ النور کی آیت نمبر ۵ اور نمبر ۶ ہے ﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً. وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا﴾۔ وہ لوگ جو محصن عورتوں پر، محصنت کہتے ہیں وہ جو قلعہ بند ہوں، وہ عورتیں جن تک رسائی دوسرے بد انسانوں کی ممکن نہ ہو اور محصنات کہتے ہیں شادی شدہ کو بھی۔ اس کے نتیجہ میں بھی عورت کی حفاظت ہوتی ہے جو معصوم قلعہ بند اور شادی شدہ عورتوں پر اتہام لگاتے ہیں پھر چار گواہ نہیں پیش کر سکتے ﴿فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً﴾ ان کو اسّی کوڑے لگاؤ۔ اب یہ جو بعض فقہاء نے مسئلہ بنا لیا ہے کہ جہاں تک کوڑوں کا تعلق ہے صرف ان کو لگیں جو کنواریوں پر الزام لگاتے ہیں۔ جو شادی شدہ عورتوں پر الزام لگاتے ہیں وہ رجم کئے جائیں گے یا شادی شدہ عورتیں اگر گناہ کریں گے تو رجم کی جائیں گی اور کنواریاں ہونگی تو ان کو کوڑے لگیں گے۔ یہ ایک فرضی بات ہے جس کو یہ آیت جھٹلا رہی ہے۔ شادی شدہ اور غیر شادی شدہ میں کوڑوں کے لحاظ سے کوئی تفریق نہیں ہے۔ ان کو اسّی کوڑے لگاؤ اور پھر اس سزا دینے کے بعد ان کی شہادت کبھی بھی قبول نہ کرو۔ یہاں کن لوگوں کی شہادت مراد ہے ﴿الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ﴾ جو لوگ الزام لگاتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ پر الزام لگایا گیا تھا، ان کا ذکر ہو رہا ہے، ان کو کوڑے لگاؤ اور ان کی شہادت کو کبھی بھی قبول نہ کرو۔ ﴿وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ﴾ اور یہی وہ لوگ ہیں جو حقیقت میں فاسق ہیں۔ اس کے باوجود کہ یہ واقعہ جو ہے افک کا بہت بڑا واقعہ تھا پھر بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا﴾ یہ گنہگار لوگ جو ایسی معصوم عورتوں پر تہمت لگانے والے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ بخش دے گا اگر وہ توبہ کریں ﴿مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا﴾ اور پھر اپنی اصلاح بھی کریں۔ آگے اسی قسم کی مردود حرکتوں میں مبتلا نہ ہوں ﴿فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ تو یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

آج کے خطبہ کے لئے جو مواد ہے اس میں اب آخری آیت یہ رکھی ہوئی ہے ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ جو چاہتے ہیں کہ مومنوں میں فحشاء پھیل جائے اور اکثر جو بدیوں میں مبتلا ہوتے ہیں وہ اپنے ٹولہ کو بڑھانا چاہتے ہیں اور فحشاء ایک ایسی بیماری ہے جو کثرت سے پھیلتی ہے اس لئے فحشاء کی میں نے ایک اور تعریف یہ کی ہے کہ وبائی روحانی امراض کو فحشاء کہا جاتا ہے جو ایک دوسرے کو لگتی ہیں اور پھر آگے لگتی چلی جاتی ہیں تو ان بد بختوں کا دائرہ پھیلتا چلا جاتا ہے۔ ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اب عذاب میں بھی کہیں عَظِيْمٌ آیا ہے کہیں مُهِيْنٌ آیا ہے، بہت سے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ تو دردناک عذاب سے مراد یہ ہے کہ ان کا ایسا حال تم دیکھو گے کہ ان پر گویا کہ سخت رحم بھی آئے گا کیونکہ بہت درد پیدا کرنے والا عذاب ہوگا۔ ﴿فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ﴾ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

﴿وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ اب تمہیں تو پتہ نہیں لگ سکتا کہ وہ کون لوگ ہیں مگر اللہ کو تو علم ہے اس لئے دنیا اور آخرت کا عذاب دینا یہ اللہ کا کام ہے۔ تم لاعلمی کی وجہ سے ان لوگوں کو پہچان بھی نہیں سکو گے۔ ﴿وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ. وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ﴾۔ اب اس کے بعد کوئی جواب نہیں آیا اس کا بظاہر۔ ﴿وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ﴾ اور اللہ کا تم پر فضل نہ ہوتا اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو پھر کیا ہوتا؟ یہ جواب حذف ہے۔ اس کا مطلب ہے پھر تم ضرور سارے کے سارے ہلاک ہو جاتے، فحشاء تم میں پھیل جاتیں اور یہ وبائی امراض تمہارا کچھ بھی باقی نہ چھوڑتیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اتنی بدیوں کے پھیلانے کے خطرہ کے باوجود بحیثیت انسان تم لوگوں پر رحم فرماتا ہے اور یقیناً یاد رکھو کہ اللہ بہت مہربان اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

(سورۃ النور:۲۰۔۲۱)

اب بدیاں تو اتنی سخت بیان فرمائی ہیں کہ لگتا ہے کہ اس سے مہربانی کا سلوک ہو ہی نہیں سکتا مگر مہربانی کا سلوک باقی بندوں پر ہوتا ہے اور اتنی وبائیں جو پھیلتی ہیں اس سے بد تو مارے ہی جاتے ہیں جو وباؤں کا شکار ہو جائیں اور بہت سے لوگ جو ان وباؤں کی زد سے باہر ہوتے ہیں تو یہاں رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں پر اللہ بہت مہربان ہے جن کو یہ بدیاں پہنچتی ہی نہیں ان تک رسائی ہی نہیں ہوئی اور بار بار ان پر رحم فرمانے والا ہے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد ابھی حضور ایدہ اللہ کا سلسلۂ کلام جاری تھا کہ لوگ یہ خیال کر کے کہ خطبہ ختم ہو گیا ہے نماز کے لئے کھڑے ہونے لگے تو حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا:

جب تک میں ختم نہ کروں بیٹھے رہا کریں۔ نیز فرمایا یہ جو آخری تلاوت ہے ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ﴾ اس کے متعلق میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ مجھے یہی علم تھا کہ یہ رسول اللہ ﷺ تلاوت نہیں فرمایا کرتے تھے بلکہ حضرت عمر بن عبد العزیز کی طرف سے یہ ایزادی ہے اور بعض لوگ مجھ سے اختلاف کرتے تھے کہ نہیں یہ رسول اللہ ﷺ ہی تلاوت کیا کرتے تھے۔ اب میں خطبات نور کا مطالعہ کر رہا تھا اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے یہی بات لکھی ہوئی ہے کہ یہ جو ٹکڑا ہے یہ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ صاحب نے داخل فرمایا تھا اور یہ اللہ تعالیٰ کا منشاء تھا کہ یہ نیکی ان کے نام لکھی جائے اور یہ ان کی سنت خیر ہے جو آگے ہمیشہ کے لئے جاری ہو گئی۔ اس لئے اب یہ سارے لوگ دنیا میں سب ہی خطبہ ثانیہ میں یہ بھی پڑھتے ہیں۔ تو یہ بتانے کے لئے میں نے آپ کو تھوڑی دیر کے لئے روکا ہے۔ اب نماز کے لئے تیاری کریں اور کھڑے ہو جائیں بے شک۔

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون: 629443

دین و نشر ہدایت کے کام پر ..... مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے
JANIC EXIMP
Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.
Off : 16D, Topsia 2nd Lane Mullapara, Near Star Club Calcutta - 700039
Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610.- 606266

ESTD: 19[illegible]
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
Ph: SHOWROOM : 237-2185,236-9893 WAREHOUSE : 343-4006, 343-4137 RESI : 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX : 91-33-236-9893

غلبۂ اسلام کی صدی
اور
عظیم الشان فتوحاتِ روحانیہ پر مشتمل
خلافتِ رابعہ کا بابرکت دور

(بشیر احمد زاھد)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا عظیم الشان مقصد دنیا میں دین حق یعنی اسلام کو دوسرے دینوں پر غالب اور سربلند کرنا ہے۔ اور یہ وہ عظیم الشان مقصد ہے جس کی سورۃ الصف میں پیشگوئی بیان کی گئی ہے۔ فرمایا: ﴿هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ (سورۃ الصف:۱۰) کہ وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے اس رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ وہ اس کو دنیا کے تمام دینوں پر غالب و سربلند کرے۔ خواہ وہ مشرکین کتنا ہی ناپسند کریں اور اس کی مخالفت کریں۔

قرآن مجید کی اس آیہ کریمہ پر سرسری غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس میں دو باتیں بطور پیشگوئی مذکور ہیں۔

اوّل: اس میں بتایا گیا ہے کہ آنے والا مسیح موعود دنیا میں نیا دین اور نئی کتاب لے کر نہیں آئے گا بلکہ وہ دین حق اور اس کی ہدایت کی طرف ہی دنیا کی راہنمائی کرے گا۔

دوم: وہ جب دنیا میں آئے گا اور دین حق کی دنیا کو ہدایت کرے گا تو اس کی سخت مخالفت کی جائے گی اور جبر واکراہ سے اس کو روکا جائے گا۔ مگر اس سب کے باوجود وہ فتح وظفر سے ہمکنار ہوگا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود اس آیہ کریمہ میں مذکور پیشگوئی کی بابت فرماتے ہیں:

"اس پیشگوئی کا ماحصل یہ ہے کہ خدا نے جو اس مامور کو مبعوث فرمایا ہے یہ اس لئے فرمایا کہ تا اس کے ہاتھ سے دین اسلام کو تمام دینوں پر غلبہ بخشے اور ابتدا میں ضرور ہے کہ اس مامور اور اس کی جماعت پر ظلم ہو لیکن آخر میں فتح ہوگی اور یہ دین اس مامور کے ذریعہ سے تمام ادیان پر غالب آجائے گا۔ اور دوسری تمام ملّتیں بیّنہ کے ساتھ ہلاک ہو جائیں گی"۔

(سراج منیر، روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۳۶،۳۷)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد گرامی سے ظاہر وباہر ہے کہ آنے والا مسیح موعود جب بھی دنیا میں ظہور فرما ہوگا تو اس کی سخت مخالفت کی جائے گی۔ اس پر اور اس کی جماعت پر سخت ظلم توڑے جائیں گے۔ مگر ان سب کے باوجود آخر میں فتح وغلبہ انہی کو نصیب ہوگا۔

چنانچہ قرآن مجید کی متعدد آیات سے ثابت ہے کہ جب کبھی بھی مطلع عالم پر گمراہی وضلالت کے گھٹا ٹوپ بادل محیط ہو جاتے ہیں اور دنیا میں ڈھونڈے سے بھی کہیں نور ہدایت کی کوئی ایک کرن بھی نظر نہیں آتی تو یہی وہ ظلماتی دور ہوتا ہے جب ایک مامور من اللہ دنیا میں مبعوث ہوتا ہے اور اس کے ہمرکاب دنیا میں روح القدس اور فرشتے اترتے ہیں جو مستعد دلوں میں نور ہدایت ڈالتے ہیں اور لوگوں کو نیکی کی ترغیب دلاتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ کفر وضلالت کی تمام تاریکیاں چھٹ جاتی ہیں اور ایمان اور راست بازی کی صبح صادق پوری آب وتاب سے نمودار ہو جاتی ہے اور زمین کا چہرہ ایمان وہدایت کی روشنی سے جگمگا اٹھتا ہے۔

اور یہ وہ درخشاں حقیقت ہے جس کو خدا تعالیٰ نے سورۃ القدر میں ایک مامور من اللہ کے زمانۂ بعثت کو لیلۃ القدر سے استعارہ کے رنگ میں ہمرنگ قرار دے کر بڑی وضاحت سے ذکر فرمایا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارہ میں اپنی کتاب "فتح اسلام" میں فرماتے ہیں:

"ہر ایک مصلح اور مجدد جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے وہ لیلۃ القدر میں ہی اترتا ہے.......... لیلۃ القدر اس ظلمانی زمانہ کا نام ہے جس کی ظلمت کمال کی حد تک پہنچ جاتی ہے اس لئے وہ زمانہ بالطبع تقاضا کرتا ہے کہ ایک نور نازل ہو جو اس ظلمت کو دور کرے۔ اس زمانہ کا نام بطور استعارہ کے لیلۃ القدر رکھا گیا ہے"۔

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۲)

اسی طرح فرماتے ہیں:

"جب کوئی رسول یا نبی یا محدّث اصلاح خلق اللہ کے لئے آسمان سے اترتا ہے تو ضرور اس کے ساتھ اور اس کے ہمرکاب ایسے فرشتے اترا کرتے ہیں جو مستعد دلوں میں ہدایت ڈالتے ہیں اور نیکی کی رغبت دلاتے ہیں۔ اور برابر اترتے رہتے ہیں جب تک کفر وضلالت کی ظلمت دور ہو کر ایمان اور راست بازی کی صبح صادق نمودار ہو۔ جیسا کہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے۔ ﴿تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ. هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾۔ سو ملائکہ اور روح القدس کا تنزل یعنی آسمان سے اترنا اسی وقت ہوتا ہے جب ایک عظیم الشان آدمی خلعت خلافت پہن کر اور کلام الٰہی سے شرف پا کر زمین پر نزول فرماتا ہے۔ روح القدس خاص طور پر اس خلیفہ کو ملتی ہے اور جو اس کے ساتھ ملائکہ ہیں وہ تمام دنیا کے مستعد دلوں پر نازل کئے جاتے ہیں۔ تب دنیا میں جہاں جہاں جوہر قابل پائے جاتے ہیں سب پر اس نور کا پرتو پڑتا ہے اور تمام عالم میں ایک نورانیت پھیل جاتی ہے اور فرشتوں کی پاک تاثیر سے خود بخود دلوں میں نیک خیال پیدا ہونے لگتے ہیں اور توحید پیاری معلوم ہونے لگتی ہے اور سیدھے دلوں میں راست پسندی اور حق جوئی کی ایک روح پھونک دی جاتی ہے اور کمزوروں کو طاقت عطا کی جاتی ہے اور ہر طرف ایسی ہوا چلنی شروع ہو جاتی ہے کہ جو اس مصلح کے مدعا اور مقصد کو مدد دیتی ہے۔ ایک پوشیدہ ہاتھ کی تحریک سے خود بخود لوگ صلاحیت کی طرف کھسکتے چلے آتے ہیں اور قوموں میں ایک جنبش سی شروع ہو جاتی ہے۔...... تب لوگ یک دفعہ آنکھیں کھولنے لگتے ہیں اور ان کے دلوں پر وہ باتیں کھلنے لگتی ہیں جو پہلے مخفی تھیں"۔

پھر آپؑ اس امر کو اپنی صداقت کے طور پر پیش کر کے فرماتے ہیں:

"وہ وقت دُور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے"۔

"سو تم اس نشان کے منتظر رہو۔ اگر فرشتوں کا نزول نہ ہوا اور ان کے اُترنے کی نمایاں تاثیریں تم نے دنیا میں نہ دیکھیں اور حق کی طرف دلوں کی جنبش کو معمولی سے زیادہ نہ پایا تو تم نے یہ سمجھنا کہ آسمان سے کوئی نازل نہیں ہوا"۔

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۲-۱۴ حاشیہ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان ارشادات سے ثابت ہے کہ آپ گمراہی وضلالت کے جس تاریک و تار زمانے میں مبعوث ہوئے تھے وہ لیلۃ القدر کا ہمرنگ زمانہ تھا۔ مگر اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر یہ گمراہی وضلالت کی رات کب اختتام پذیر ہوگی؟ اور اسلام اور احمدیت کی فتح نمایاں کی وہ صبح صادق کب نمودار ہوگی؟ جس نمود و ظہور کا جلوۂ تاباں دیکھنے کے لئے گزشتہ ایک صدی سے جماعت احمدیہ انتہائی ظلم وستم برداشت کر رہی ہے یہاں تک کہ اب تو ان کے دلوں کی یہ خواہش اور تڑپ ﴿مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ﴾ کے قرآنی الفاظ میں ڈھل کر ہر شب وروز آستانۂ الٰہی پر اشکوں کی صورت میں بہہ نکلتی ہے۔

سو اس سوال کے جواب میں عرض ہے کہ خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب "تذکرۃ الشہادتین" میں فرماتے ہیں:

"اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلاوے گا۔ اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا...... خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا"۔

پھر فرماتے ہیں:

"اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ...... دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"۔ (تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۶۶-۶۷)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد گرامی سے ظاہر ہے کہ آپ نے اسلام کے آخری اور مکمل غلبہ کو تیسری صدی کے پورے ہونے سے پہلے پہلے لازمی قرار دیا ہے۔ چنانچہ اس بارے میں جماعت کے مقدس خلفاء نے قرآن مجید اور آپ کے الہامات وکشوف سے جو سمجھا اور جماعت کو سمجھایا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ دوسری صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے جس کے بعد تیسری صدی میں تھوڑے بہت کام رہ جائیں گے۔

(الفضل ۱۰/فروری ۱۹۸۲ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں ۱۹۴۵ء میں سورۃ الفجر کی آیۂ کریمہ ﴿وَالَّیْلِ اِذَا یَسْرِ﴾ (اور رات جب وہ چل پڑے) کی تفسیر میں احمدیت کی غیر معمولی ترقی وفتوحات کے خاص نشانات کے مختلف ادوار کی خصوصی طور پر نشاندہی کرتے ہوئے ایک امکان کا ذکر یوں فرمایا تھا۔

"آج کل ۱۹۴۵ء ہے۔ اس لحاظ سے چھیالیس سال ابھی اس لیل میں باقی رہتے ہیں ...... اس عرصہ میں یقیناً دوبارہ اللہ تعالیٰ کے کسی جلوہ کے ساتھ یوم الفرقان ظاہر ہوگا اور کسی خاص نشان کے ذریعہ احمدیت کو تقویت حاصل ہوگی"۔

(تفسیر سورۃ الفجر۔ تفسیر کبیر جلد ۸ صفحہ ۵۲۹)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے اس تفسیری شہ پارہ سے عیاں ہے کہ آپ کے نزدیک ظلم وستم کی وہ تاریک وتار رات جو گزشتہ صدی سے جماعت احمدیہ پر مسلط ہے اس کا ایک انجام ۱۹۹۱ء میں ہوگا۔

جبکہ ۱۹۴۵ء سے ۱۹۹۱ء کے (عرصہ کے) دوران بھی "یقیناً دوبارہ اللہ تعالیٰ کے کسی جلوہ کے ساتھ یوم الفرقان ظاہر ہوگا۔ اور کسی خاص نشان کے ذریعہ احمدیت کو تقویت حاصل ہوگی"۔

پھر آپ کی وفات حسرت آیات کے بعد جب ۱۹۶۵ء میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے تو آپ نے تو بار بار یہ ارشاد فرمایا کہ آئندہ پچیس تیس سال (۱۹۹۰ء تا ۱۹۹۵ء) اسلام اور احمدیت کے غلبہ کے لئے بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔

حضور اپنے ۱۰/دسمبر ۱۹۶۵ء کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:

"اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نے اپنی فتح و نصرت اور کامیابی کا انتہائی زمانہ تین سو سال تک بتایا ہے۔ لیکن حضور کے بعض کشوف و الہامات یہ بتاتے ہیں کہ وہ آخری فتح جس میں اسلام دنیا پر غالب آجائے گا شاید کچھ دیر چاہتی ہو۔ لیکن ان آنے والے پچیس تیس سالوں میں بعض ممالک اور علاقوں میں احمدیت کو کثرت حاصل ہو جائے گی۔ (انشاء اللہ) اور وہاں کے رہنے والے اپنی زندگیاں تعلیم احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے مطابق گزارنے والے ہونگے"۔(الفضل ۹/جنوری ۱۹۶۷ء)

پھر فرماتے ہیں:

"میں جماعت کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ آئندہ پچیس تیس سال احمدیت کے لئے نہایت اہم ہیں۔ کیونکہ دنیا میں ایک روحانی انقلاب عظیم پیدا ہونے والا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ کون سی خوش قسمت قومیں ہوں گی جو ساری کی ساری یا ان کی اکثریت احمدیت میں داخل ہوں گی۔ وہ افریقہ میں ہونگی یا جزائر میں یا دوسرے علاقوں میں۔ لیکن میں پورے وثوق اور یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ دن دور نہیں جب دنیا میں ایسے ممالک اور علاقے پائے جائیں گے جہاں کی اکثریت احمدیت کو قبول کرے گی۔ اور وہاں کی حکومت احمدیت کے ہاتھ میں ہو گی"۔

(الفضل ۹/جنوری ۱۹۶۷ء)

پھر آپ ۱۶/جون ۱۹۶۷ء کے خطبۂ جمعہ میں فرماتے ہیں:

"میری توجہ کو اس طرف پھیرا گیا تھا کہ آئندہ بیس پچیس سال اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے بڑے اہم اور انقلابی ہیں اور اسلام کے غلبہ کے بڑے بڑے سامان پیدا کئے جائیں گے اور دنیا کثرت سے اسلام میں داخل ہو گی یا اسلام کی طرف متوجہ ہو رہی ہو گی"۔(الفضل ۲۵/جون ۱۹۶۷ء)

پھر آپ نے ۲۸/جولائی ۱۹۶۷ء کو وانڈز ورتھ ہال، لندن میں اپنی تقریر کے دوران بڑے پر شوکت انداز میں فرمایا:

"اسلام کے غلبہ اور اسلامی صبح صادق کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ گو ابھی دھندلے ہیں...... اسلام کا سورج اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ طلوع ہو گا اور دنیا کو منور کرے گا"۔(امن کا پیغام اور حرف انتباہ صفحہ ۱۱)

پھر آپ ایک اور موقعہ پر لیلۃ القدر کے حوالے سے فرماتے ہیں:

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ بھی لیلۃ القدر ہی کا زمانہ ہے۔ جس زمانہ کے متعلق الٰہی تقدیر ہے کہ اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کیا جائے گا اور دنیا کی تمام قومیں محمد رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے تلے جمع کی جائیں گی۔ پس ہمارا یہ زمانہ بھی شیطانی ظلمتوں، اسلامی قربانیوں اور بہترین انعامات کے لحاظ سے لیلۃ القدر ہے اور اس زمانہ میں فیصلہ کیا گیا کہ انتہائی قربانیاں لی جائیں گی اور عظیم انعامات کا وارث کیا جائے گا"۔

اور پھر فرماتے ہیں:

"آج میں ایک بات آپ کو بتا دیتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کو تمام دنیا میں غالب کرنے کی جو آسمانی مہم شروع کی گئی تھی آج وہ ایک نہایت ہی اہم نازک دور میں داخل ہو چکی ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ کم و بیش تیس سال تک اپنی قربانیوں کو انتہا تک پہنچائے۔ نیز اپنی دعاؤں کو انتہا تک پہنچائے تا اللہ ان قربانیوں اور ان دعاؤں کو قبول کرے اور وہ مقاصد حاصل ہوں جن مقاصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو کھڑا کیا ہے"۔(الفضل ۹/جنوری ۱۹۶۸ء)

پھر آپ نے ۱۹۷۰ء میں افریقہ کے دورہ کے دوران سیرالیون میں اپنے خطبۂ جمعہ میں فرمایا:

"میں اپنی پوری قوت سے یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اسلام کے غلبہ کا سورج طلوع ہو چکا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس حقیقت کو ٹال نہیں سکتی۔ احمدیت فتحمند ہو کر رہے گی۔ انشاء اللہ۔ آئندہ ۲۵ سال کے اندر اندر اسلام کا غلبہ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ میں بوڑھوں، جوانوں، مردوں، عورتوں کو پکار کر کہتا ہوں کہ اللہ کے دین کی خاطر آگے بڑھو۔ اسلام کی فتح کا دن اٹل ہے۔ اگرچہ بادی النظر میں یہ چیز ناممکن نظر آتی ہے لیکن اللہ نے مجھے بتایا ہے کہ اسلام کے غلبے کا دن طلوع ہو چکا ہے۔ اس کا فضل شامل حال رہا تو بظاہر یہ ناممکن، ممکن ہو کر رہے گا"۔

(الفضل ۲/جون ۱۹۷۰ء)

پھر ۴/نومبر ۱۹۷۷ء کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے سالانہ اجتماع پر فرمایا:

"آنے والی صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ اس اگلی صدی میں دنیا میں ایسے انقلابی حالات پیدا ہو جائیں گے کہ اب جو دنیا کہتی ہے کہ یہ کیا پاگلوں والی باتیں کرتے ہیں، ایک اتنی سی جماعت ہے، غریب جماعت، دھتکاری ہوئی جماعت، جو برسر اقتدار نہیں ہے۔ ساری دنیا کی طاقتیں اس کے خلاف ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہم نے ساری دنیا کے دل خدا اور اس کے رسول کے لئے جیت لینے ہیں۔ اس دنیا کا ایک حصہ سمجھنے لگا ہے کہ جو کچھ کہا گیا ہے اس میں صداقت معلوم ہوتی ہے۔ اور ایک حصہ تو اسلام کی گود میں آ جائے گا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گا۔ پس اگلی صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے"۔

(روزنامہ الفضل جلسہ سالانہ نمبر ۱۹۷۷ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ان تمام ارشادات سے ظاہر و باہر ہے کہ آپ نے اپنی خلافت کے ابتداء سے ہی بار بار جماعت کو واشگاف لفظوں میں یہ کہنا شروع کر دیا تھا کہ تحریک احمدیت کی دوسری صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ اور اس صدی کے سال ۱۹۹۰ء اور ۱۹۹۵ء کے درمیان خدا تعالیٰ اسلام اور احمدیت کے غلبہ و فتح کے سلسلہ میں اپنی ایک ایسی تجلی دکھائے گا جس کے بعد بعض قوموں اور ملکوں میں بہ کثرت لوگ حلقہ بگوش احمدیت ہو جائیں گے اور یہ سب کچھ ہماری کوششوں سے نہ ہو گا بلکہ اس کے سامان خود اللہ تعالیٰ پیدا فرمائے گا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اس بارہ میں فرماتے ہیں:

"۱۹۹۰ء سے ۱۹۹۵ء کے درمیان خدا تعالیٰ دنیا کو ایک ایسی تجلی دکھائے گا جس سے غلبۂ اسلام کے آثار بالکل نمایاں اور واضح ہو جائیں گے"۔

(الفضل ۱۸/جولائی ۱۹۷۳ء)

اور یہ خدا تعالیٰ کی قدیم سنت ہے کہ وہ اپنے ماموریں کی جماعت کو اس وقت تک فتح و غلبہ نصیب نہیں کیا کرتا جب تک ان کو مصائب و شدائد کی بھٹی سے نہ گزار لے تا کہ وہ دنیا کو یہ بتا سکے کہ ان میں سے کون سچا مومن ہے اور کون جھوٹا منافق ہے؟ اس لئے ضروری تھا کہ جماعت احمدیہ کو بھی اس فتح و غلبہ سے پہلے مصائب و مشکلات کے طوفانوں میں سے گزارا جاتا۔ اور یہ وہ ابدی حقیقت ہے جس کا قرآن مجید میں بار بار ذکر کیا گیا ہے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارہا اس کا اظہار فرمایا ہے۔ اور خود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے بھی اپنی زندگی کے آخری جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۸۱ء کی تقریر میں یوں اظہار فرمایا تھا:

"اگلے نو سال جو ہیں ہماری زندگی کے بڑے اہم ہیں۔ مشکل بھی ہیں ...... لیکن اتنی رحمتوں کو اپنے دامن میں لپیٹے ہوئے ہیں کہ اندازہ ہی نہیں کیا جا سکتا۔ اس واسطے ہر چیز بھول کر ...... ایک ایسی زندگی گزارو۔ اور وہ دین اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کی جو مہم ہے اسے کامیاب کرنا۔ ہم نے ساری دنیا کو محمد ﷺ کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے"۔

(ماہنامہ انصار اللہ جون ۱۹۹۳ء)

چنانچہ ہم نے دیکھا کہ ۱۹۸۱ء کے بعد ۱۹۸۲ء میں جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ (۹/جون ۱۹۸۲ء کو) اللہ کو پیارے ہو گئے اور ان کی جگہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۰/جون ۱۹۸۲ء کو منصب خلافت پر [illegible] روز ہوئے تو آپ نے ان اہم اور مشکل سالوں میں جماعت احمدیہ کو جن مشکلات و مصائب کے طوفانوں سے پالا پڑنے والا تھا اور خدا کی جن رحمتوں کو یہ سال اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے تھے ان سب کی وضاحت ۱۹۸۲ء کے جلسہ سالانہ کی تقریر میں بیان فرما دی تھی۔ اور ان کے آخر میں آپ نے نہایت جلال اور شان سے یہ فرما دیا تھا کہ:

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دنیا اِدھر کی اُدھر ہو جائے، زمین و آسمان ٹل جائیں مگر یہ تقدیر نہیں ٹل سکتی کہ ہمیشہ ہر حال میں نارِ بولہبی یقیناً شکست کھائے گی اور نورِ مصطفویؐ یقیناً کامیاب ہو گا۔ کوئی نہیں جو بلالی اَحَد کی آواز کو مٹا سکے۔ کوئی پتھر، کوئی پہاڑ نہیں جو سینوں پر پڑ کر لا الہ الا اللہ کی آواز کو دبا سکے۔ کوئی دکھ اور کوئی غم نہیں، کوئی صدمہ نہیں جو محمد مصطفیٰ ﷺ کی صداقت کی شہادت سے کسی کو باز رکھ سکے۔ یہ امر یقیناً ہمیشہ ہمیش کے لئے زندہ اور قائم رہے گا۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ وعلیٰ آلہ وسلم اور ﴿وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ﴾ غالب آنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں، مغلوب ہونے کے لئے نہیں"۔

(نور مصطفوی اور نار بولہبی صفحہ ۲۲)

پھر آپ نے ۲۳/اکتوبر ۱۹۸۳ء کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے سالانہ اجتماع پر فرمایا:

"آسمانوں پر تحریک احمدیت کی فتح کے نقارے بج رہے ہیں۔ اور وہ دن دُور نہیں جب کہ خدا کی بات کمال آب و تاب سے پوری ہو گی اور خدا تعالیٰ اپنی قدرتوں کی ایسی عجیب رنگ میں تجلی فرمائے گا کہ چھوٹے بڑے کئے جائیں گے اور تھوڑے بہتوں میں بدل جائیں گے اور فتح مبین کا تاج انہیں کے سر پر رکھا جائے گا جن کو آج کمزور سمجھا جاتا ہے"۔

(الفضل جلسہ سالانہ نمبر ۱۹۸۳ء)۔

پھر فرمایا:

"میں ایسے آثار دیکھ رہا ہوں کہ انشاء اللہ بہت جلد لوگ فوج در فوج احمدیت میں داخل ہونے والے ہیں۔ مشرق بعید میں اللہ تعالیٰ نے فتح کے دروازے کھول دئے ہیں"۔(ایضاً)

پھر فرمایا:

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

ولادت

مورخہ ۰۱-۲-۲۷ کو خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بچی سے نوازا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت عالیہ امین نام رکھتے ہوئے بچی کو تحریک وقف نو میں شامل فرمایا ہے۔ بچی کے پڑنانا کے والد مکرم پی پی عبد الرحمٰن کویا صاحب لکشادیپ کے پہلے احمدی ہیں۔ درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک خادم دین بنائے۔

(امین محمد مبلغ سلسلہ مدورائی)

پنجاب، ہریانہ، ہماچل کے نومبائعین طلباء و طالبات کے لئے

پندرہ روزہ تربیتی کیمپ کا کامیاب انعقاد

185 طلباء اور 65 طالبات کی شرکت

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سیدنا حضور انور کی اجازت ومنظوری سے سال گذشتہ کی طرح امسال بھی مرکزی انتظام کے تابع 7 تا 22 جون پندرہ روزہ تعلیمی و تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ جسمیں پنجاب ہماچل و ہریانہ سے 185 طلباء و 65 طالبات سمیت 250 کی حاضری رہی۔

افتتاحی پروگرام

پروگرام کے مطابق 6 جون کی صبح سے طلباء و طالبات کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ 7 تاریخ کی شام تک بھی مختلف علاقوں سے طلباء کے وفود قادیان پہنچتے رہے۔ قادیان کا ماحول ایک اجتماع کا سا منظر پیش کر رہا تھا۔ اگرچہ باقاعدہ کلاسوں کا آغاز 7 جون کی صبح سے ہی کرایا گیا تھا پر رسمی طور پر افتتاحی تقریب 9 جون کو مدرسہ احمدیہ کے ہال میں محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جسمیں ہر سہ صوبوں کے نگران صاحبان کے علاوہ محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھی شریک تھے۔ اس موقعہ پر محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم نگران دعوت الی اللہ ہریانہ نے گذشتہ سال منعقد ہونے والی کلاس کا تجزیہ کرتے ہوئے مختصر رپورٹ پیش کی کہ گذشتہ سال تربیتی کلاس میں شریک طلباء کی تعداد صرف 75 تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دفعہ یہ تعداد تین گنا سے بھی زائد ہے۔ جماعت کی دی گئی ہونے کی صلاحیت کو اس رنگ میں بھی اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمایا ہے۔ بعد ازاں مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ نے تربیتی کیمپ کے انعقاد کی اہمیت اور اسکے بہترین نتائج کے بارے میں پنجابی زبان میں تقریر کی۔ آخر میں محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد صدر اجلاس نے طلباء کو نصیحت کرتے ہوئے تربیتی کیمپ سے حتی المقدور استفادہ کی تلقین فرمائی۔

رہائش

محترم ناظر صاحب اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان کی ہدایات پر طلباء کے لئے مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی اسکول میں اور طالبات کے لئے نصرت گرلز اسکول میں رہائش کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جبکہ کھانے کا انتظام لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں مناسب رنگ میں کیا گیا تھا۔

نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے محترم مولوی محمود احمد صاحب خادم کو اس کیمپ کے نگران مقرر کئے جانے کی اطلاع ملتے ہی ایک سب کمیٹی تشکیل دی گئی اور محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم نگران دعوت الی اللہ ہریانہ کی صدارت میں ایک میٹنگ کر کے تمام انتظامات کا جائزہ لیا گیا اور مکمل لائحہ عمل تیار کیا گیا۔ اس میٹنگ میں شریک دیگر ممبران یہ تھے۔ مکرم گیانی تنویر احمد صاحب خادم، مکرم مولوی قریشی محمد فضل اللہ صاحب، مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب، خاکسار زین الدین حامد۔

اس کے علاوہ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت کے ساتھ بھی بعض لجنہ کی عہدیدارات کی موجودگی میں میٹنگ کی اور مکمل لائحہ عمل وضع کیا گیا اور باقاعدہ نصاب مقرر کر کے الگ الگ اساتذہ کے سپرد کر دیا گیا۔

کیمپ کے انعقاد کی اطلاع دیتے ہوئے سیدنا حضور انور کی خدمت میں پروگرام کی تفصیل بھجواتے ہوئے دعا کی خصوصی درخواست کی گئی تھی۔ جسکے جواب میں حضور انور نے فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ کامیاب کرے اور اسکے نیک نتائج پیدا کرے۔ کیمپ میں شامل ہونے والے طلبا اور طالبات کو ہماری نیک تمناؤں کا تحفہ اور محبت بھرا السلام علیکم پہنچا دیں۔ اللہ تعالیٰ حافظ وناصر ہو۔"

(VMA.1870/14-06-01)

سیدنا حضور انور کی دعاؤں اور توجہ کا ہی نتیجہ ہے کہ توقع سے کہیں بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے اس کیمپ کو کامیاب بنایا ہے۔ الحمدللہ

رجسٹریشن

تمام شرکاء کیمپ کے اسماء باقاعدہ رجسٹر کر کے ان کو خوبصورت رجسٹریشن کارڈ Issue کر دیا گیا۔ جسمیں ان کا نام۔ جماعت کا نام وغیرہ درج کیا گیا تھا۔

ڈیوٹیوں کی تقسیم

انتظامی امور کی بجا آوری کے لئے سب کمیٹی کی تشکیل کے ساتھ ساتھ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی وساطت سے مکرم مہتمم صاحب مقامی سے تعاون لیتے ہوئے خدام کی مختلف ڈیوٹیاں لگائی گئی تھیں۔ جسمیں سیکیورٹی، قیام، طعام، رہائش، نمازوں میں جگانا، سیر وتفریح، کھیل وغیرہ کے امور شامل تھے۔ اس سلسلہ میں مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب مہتمم مقامی خدام الاحمدیہ قادیان اور ان کے زعماء حلقہ جات مکرم عطاء الٰہی احسن صاحب غوری و مکرم اظہر احمد صاحب خادم مکرم سید نور الدین صاحب اور ان کے رفقاء کی خدمات قابل قدر ہیں اور یہ سب دعاؤں کے مستحق ہیں۔

علمی مجالس

مقررہ نصاب کے مطابق تعلیم کے ساتھ ساتھ طلباء میں علمی جستجو پیدا کرنے اور انکی معلومات میں اضافہ اور ازدیاد ایمان کے لئے بعد نماز عشاء رہائشی کمروں میں مختلف علمی نشستیں بھی منعقد ہوتی رہیں۔ اسمیں مکرم گیانی تنویر احمد صاحب خادم و مکرم مبارک احمد صاحب تقوی قائد علاقائی پنجاب و ہماچل مکرم فاروق احمد صاحب فرید اور مکرم مبشر احمد صاحب ندیم معلمین سلسلہ پنجاب خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ ان نشستوں میں طلباء کو بے جھجک سوالات و استفسارات کا موقعہ دیا گیا اور دعاؤں کی اہمیت، عبادات وغیرہ موضوع پر بے تکلفی سے گفتگو ہوئی۔ اسکے علاوہ علمی مقابلہ جات کا انعقاد کر کے بچوں کے مقابلے کروائے گئے۔ اور حسن قراءت، نظم اور تقاریر میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو مستحق انعام قرار دیا گیا۔

تعلیمی کلاسز و علماء و بزرگان کی تقاریر

روزانہ 6 گھنٹیاں لگتی رہیں۔ جن میں سے ایک گھنٹی تقریر کے لئے مختص تھی۔ جسمیں مختلف علماء و بزرگان سلسلہ تشریف لاتے اور مقررہ عنوان پر تقریر کرتے رہے اور یہ پروگرام بھی بے حد مفید اور کامیاب ثابت ہوا۔ جن احباب کو اس موقعہ پر تقاریر کا موقعہ ملا ان کے اسماء یہ ہیں۔ محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب، محترم مولانا بشیر احمد صاحب خادم، محترم گیانی تنویر احمد صاحب خادم، محترم مولوی محمد حمید صاحب کوثر، محترم مولوی عنایت اللہ صاحب، محترم مولوی برہان احمد صاحب ظفر، محترم ڈاکٹر محمد عارف صاحب، مکرم قاری نواب احمد صاحب، مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب بٹ اور جن اساتذہ کو تدریس کا موقعہ ملا ان کے اسماء یہ ہیں۔ مکرم مظفر احمد صاحب ناصر، مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب، مکرم عبد الوکیل نیاز صاحب، مکرم محمد فضل اللہ صاحب قریشی، مکرم حافظ شریف الحسن صاحب، مکرم منصور احمد صاحب، مکرم نصیر احمد صاحب عارف، مکرم مبارک احمد صاحب تقوی، مکرم عطاء الٰہی احسن صاحب غوری، اور خاکسار زین الدین حامد۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

خطباتِ امام

تربیتی کلاس کے دوران آنے والے دونوں جمعوں کے موقعہ پر نومبائعین طلباء و طالبات کے لئے حضور انور کے خطبات دیکھنے اور سننے کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔ طلباء کے لئے مسجد اقصیٰ اور دار الضیافت میں اور طالبات کے لئے مسجد مبارک میں انتظام تھا۔ طلباء و طالبات بہت شوق وذوق کے ساتھ ان پروگراموں سے مستفید ہوتے رہے۔

وقار عمل

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے زیر انتظام 8 جون کو ایک شاندار وقار عمل کا اہتمام کیا گیا۔ بعد نماز فجر تمام طلباء کو ایوان خدمت کے صحن میں جمع کیا گیا۔ تلاوت اور عہد کے بعد مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ بھارت نے وقار عمل کی اہمیت، پس منظر قوموں کی تعمیر میں وقار عمل کا رول وغیرہ کے بارے میں تقریر کی۔ بعد ازاں ایوان خدمت کے گرد وپیش کی صفائی کی گئی اور دورانِ وقار عمل چائے سے تواضع کی گئی۔

کھیلیں

بعد نماز عصر طلباء کے لئے خصوصی کھیلوں کا انتظام کیا گیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے تعاون سے طلباء کو مختلف کھیلوں کا سامان خرید کر دیا گیا۔ اسی طرح 4 طلباء کو Gym میں پریکٹس کا بھی موقعہ فراہم کیا گیا۔

مقامات مقدسہ کا تعارف اور سیر

روزانہ محترم مولانا محمد حمید صاحب کوثر کی نگرانی میں مقامات مقدسہ کی زیارت اور ان کا تعارف کروایا جاتا رہا۔ محترم موصوف باری باری ایک ایک جگہ طلباء کو لے جاتے اور تاریخی حوالوں سے تعارف کرواتے اور اسکی اہمیت و برکات پر روشنی ڈالتے رہے اور اس کے ساتھ ساتھ بعض اہم مواقع پر نظارت نشر واشاعت کے شعبہ M.T.A کی جانب سے ویڈیو ریکارڈنگ بھی ہوتی

تفریحی و معلوماتی ٹور

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق مورخہ 20 جون کو ایک تفریحی ومعلوماتی ٹور کا اہتمام کیا گیا۔ محترم چودھری محمد عارف صاحب قائم مقام ناظر اصلاح و ارشاد کی قیادت میں 2 بسوں اور 12 چھوٹی گاڑیوں پر مشتمل وفد صبح 7½ بجے ڈلہوزی کھجیار کی طرف روانہ ہوا۔ وہاں کے قدرتی خوبصورت مناظر سے لطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ بچوں نے علمی طور پر بھی استفادہ کیا۔ کھجیار کی شاداب وادی میں نماز ظہر وعصر باجماعت ادا کی گئیں۔ بعدہ ایک علمی نشست کا اہتمام کیا گیا۔ جسمیں محترم منیر احمد صاحب خادم، محترم مولوی عنایت اللہ صاحب اور محترم منور احمد صاحب نوری آف لندن نزیل قادیان نے بچوں کو بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ اس موقعہ پر خور ونوش کا بہترین انتظام کیا گیا تھا۔ مکرم مولوی سفیر احمد صاحب شمیم کی نگرانی میں بہت ہی عمدہ کھانا تیار کروایا گیا۔ اس سلسلہ میں مکرم مبشر احمد صاحب عامل مکرم شفیق احمد صاحب سندھی، مکرم شاہد احمد صاحب ندیم، مکرم عطاء الٰہی احسن غوری، مکرم مامون رشید احمد صاحب تبریز اور مکرم محمد موسیٰ صاحب باجوہ کا تعاون قابل ذکر ہے۔

تفریح اور معلومات سے بھرپور اس ٹور سے مستفید و مستفیض ہوتے ہوئے طلباء خوشی خوشی سے قادیان دارالامان کی طرف واپس روانہ ہوئے تقریباً 1½ بجے رات کو بحفاظت قادیان وارد ہوئے۔ اس پروگرام میں محترم ڈاکٹر محمد عارف صاحب قائم مقام ناظر اصلاح و ارشاد، محترم مولوی محمود احمد صاحب خادم نگران تربیتی کلاس، محترم تنویر احمد صاحب خادم نگران دعوت الی اللہ پنجاب و ہماچل محترم منیر احمد صاحب خادم نگران ہریانہ محترم ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسۃ المعلمین محترم مولانا محمد حمید صاحب کوثر کے علاوہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت و قادیان کے معزز اراکین شریک ہوئے۔

جلسہ امہات و زیارت مقامات مقدسہ

لجنہ اماء اللہ کی طرف سے طالبات کے لئے مختلف پروگرام مرتب کئے گئے تھے۔ مقررہ نصاب کے مطابق کلاسز ہوتی رہیں۔ اسکے علاوہ جلسہ امہات کا اہتمام کیا گیا اور مقامات مقدسہ کی زیارت کا بھی خصوصی اہتمام کیا جاتا رہا۔

(لجنہ کی طرف سے تفصیلی رپورٹ الگ تیار کی جا رہی ہے۔)

امتحان

پندرہ روزہ تربیتی کلاس کے اختتام پر باقاعدہ طلباء کا تحریری و زبانی امتحان لیا گیا اور اسمیں اول دوم سوم آنے والوں کو خصوصی انعامات کے مستحق قرار دیا گیا۔

تقریب اختتامی و تقسیم انعامات

طے شدہ پروگرام کے مطابق 19 جون کو مدرسہ احمدیہ کے صحن میں تیار شدہ پنڈال میں زیر صدارت محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ، امیر جماعت احمدیہ قادیان تربیتی کلاس کی اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ جسمیں تلاوت و نظم کے بعد محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم نگران دعوت الی اللہ ہریانہ

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: عظیم الشان فتوحات روحانیہ پر مشتمل بابرکت دور از صفحہ نمبر 8

تعالیٰ مجھے نظر آرہا ہے کہ احمدیت کی فتح کے دن قریب سے قریب تر آرہے ہیں اور مَیں اس کی چاپ سن رہا ہوں۔ خدا کی قسم! اس لئے آپ اپنے دل بدلیں خدا کی تقدیر فیصلہ کر چکی ہے کہ آپ کو غالب کرے"۔ (الفضل جلسہ سالانہ نمبر ۱۹۸۳ء)

پھر آپ نے ان خطرات و مصائب سے جو لحظہ بہ لحظہ اور لمحہ بہ لمحہ جماعت کی طرف منہ کھولے بڑھ رہے تھے ۱۹۸۳ء کے جلسہ سالانہ پر جماعت کو ان سے اپنی ایک نظم میں آگاہ کیا اور ساتھ ہی ان کے نتیجے میں ظالموں پر جو خدا کا قہر نازل ہونے والا تھا اس کی بھی نشاندہی فرمادی۔ اور جماعت جن خدائی رحمتوں اور برکتوں کی وارث بننے والی تھی ان کی بھی وضاحت فرمائی۔ حضور فرماتے ہیں ؎

"دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو آفت ظلمت و جور ٹل جائے گی
آہ مومن سے ٹکرا کے طوفان کا رخ پلٹ جائے گا رُت بدل جائے گی
تم دعائیں کرو وہ دعا ہی تو تھی جس نے توڑا تھا سر کبر نمرود کا
ہے ازل سے یہ تقدیر نمرودیت آپ ہی آگ میں اپنی جل جائے گی
یہ دعا ہی کا تھا معجزہ کہ عصا ساحروں کے مقابل بنا اژدہا
آج بھی دیکھنا مرد حق کی دعا سحر کی ناگنوں کو نگل جائے گی
خوں شہیدان امت کا اے کم نظر رائیگاں کب گیا تھا کہ اب جائے گا
ہر شہادت ترے دیکھتے دیکھتے پھول پھل لائے گی پھول پھل جائے گی
ہے تیرے پاس کیا گالیوں کے سوا، ساتھ میرے ہے تائید رب الوریٰ
کل چلی تھی جو لیکھو پہ تیغ دعا آج بھی اذن ہوگا تو چل جائے گی
دیر اگر ہے تو اندھیر ہرگز نہیں قول" اُمْلِی لَهُمْ اِنَّ کَیْدِی مَتِیْن"
سنت اللہ ہے لاجرم بالیقیں بات ایسی نہیں کہ بدل جائے گی
یہ صدائے فقیرانہ حق آشنا پھیلتی جائے گی شش جہت میں سدا
تیری آواز اے دشمن بدنوا۔ دو گھڑی دور دو تین پل جائے گی

پھر آپ نے غانا کے احمدی دوستوں کی درخواست پر ان کے سالانہ جلسہ کے لئے اپنے پیغام میں لکھا:

"مَیں ان قدموں کی چاپ سن رہا ہوں جو فوج در فوج اسلام کے مامن اور قلعہ میں داخل ہوں گے۔ انشاء اللہ، وہ دن دور نہیں جب دنیا ﴿یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا﴾ کا نظارہ اپنی آنکھوں سے کرے گی۔ میری آنکھ اسلام کے جھنڈے کو بلند ہوتے اور کفر کے سارے جھنڈوں کو سرنگوں ہوتے دیکھ رہی ہے۔ یہ خدا کی تقدیر ہے جو پوری ہو کر رہے گی۔ دنیا کی کوئی طاقت اب اس کو روک نہیں سکتی"۔ (بحوالہ تشحیذ الاذہان اپریل ۱۹۸۴ء)

اور لطف یہ ہے کہ اب جب اپریل ۱۹۸۴ء میں وہ اہم اور مشکل مرحلہ درپیش آگیا جب حکومت پاکستان نے آپ کو ایک مُلّاں اسلم قریشی کے خود ساختہ اغوا اور افسانوی قتل کے الزام میں گرفتار اور قتل کرنے کا خوفناک منصوبہ بنایا تو آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام "اِفْرُ مَعَ اَھْلِیْ اِلَیْکَ" (تذکرہ صفحہ ۴۱۶) کی صداقت کا جلوہ عیاں کرتے ہوئے اور دل پر "داغ ہجرت" کا صدمہ اٹھائے ہوئے اپنے اہل وعیال سمیت لندن تشریف لے گئے جہاں سے آپ نے جماعت کو جو پیغام بھیجا وہ حقیقت میں ایک عظیم نوید فتح و مسرت تھی جس میں آپ نے رقم فرمایا:

"وہ دن آئے گا اور خدا کی قسم! وہ دن دور نہیں کہ جب رحمت باری خود ہم پر جھکے گی اور قدموں سے اٹھا کر اپنے سینے سے لگالے گی۔ اور اس کی شفقت کا ہاتھ ہمارے آنسو پونچھے گا اور اس کی باہیں ہماری گردنوں کا ہار بن جائیں گی۔ اور اس کی الفت کی صبا اٹھلاتی ہوئی ہماری سمت چلے گی۔ وہ ہماری سسکتی ہوئی روحوں کو سہلائے گی اور پریشان حالوں اور پراگندہ بالوں کو سلجھائے گی اور اس کے پیار کی سرگوشیاں ہمیں سنائی دیں گی"۔

ہاں ہاں! اس کے پیار کی سرگوشیاں ہمیں سنائی دیں گی کہ اے میرے بندو! میرے در کے فقیرو! میری خاطر تم بہت روئے۔ اب میری ہی خاطر اپنے آنسو خشک کر لو۔ دیکھو! مَیں تمہیں کہتا ہوں۔ ہاں ہاں! میری رضا کی خاطر تمہارے چہرے اداس ہوگئے اور مسکراہٹیں لٹ گئیں۔ لیکن ذرا نگاہیں تو اٹھاؤ اور دیکھو کہ مَیں تمہیں کس پیار سے دیکھ رہا ہوں۔ مجھے دیکھو اور میری محبت کی شادابی سے پھولوں کی طرح کھل اٹھو۔ میرا پیار تمہیں گدگدائے گا اور تمہیں مسکرانا ہوگا۔ میری خاطر (ہاں) میرے بندو! میری خاطر"۔

"غموں کے دن بیت گئے اور خوشیوں کا زمانہ آگیا۔ اٹھو! اور بلند آواز سے میری حمد کے ترانے گاؤ اور میری محبت کے ناقوس بجاؤ۔ آسمان کی طرف نظریں اٹھاؤ اور فوج در فوج میری نصرت کے فرشتوں کو نازل ہوتے ہوئے دیکھو۔ دیکھو! کہ کس طرح غم کی ہر تقدیر کو خوشی کی تقدیر میں تبدیل کیا جائے گا اور ہر دکھ کے اندھیرے کو روشنی میں بدل دیا جائے گا"۔

پھر فرماتے ہیں:

"ایسا ہوگا اور ضرور ہوگا۔ میرا ایمان غیر متزلزل ہے اور میرے پائے ثبات میں کوئی لغزش نہیں"۔ (پیغام مرقومہ ۴؍مئی ۱۹۸۴ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ محبت بھرا ولولہ انگیز پیغام ہے جو حقیقت میں جماعت احمدیہ کے لئے نوید فتح و مسرت تھا جس سے ان کے افسردہ دلوں کے غنچے ان دنوں کھلکھلا اٹھے تھے جب آپ کی ہجرت کی وجہ سے وہ انتہائی مغموم و پریشان تھے اور یہاں کا ظالم و سفاک حکمران احمدیت کو کینسر کہہ کر اس کو جڑوں سے اکھاڑنے کے درپے تھا۔ اور آئے دن احمدی اس کے ظلم و ستم کی بھینٹ چڑھ رہے تھے اور ان میں سے کئی اپنے خون کی سرخ قبا پہنے زمین کو لالہ رنگ بنا چکے تھے۔ اور ہزاروں جیلوں کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں پابند سلاسل سختیاں سہہ رہے تھے۔ چنانچہ یہی وہ انتہائی خوفناک اور لرزہ براندام دن تھے جب آپ نے یکم جون ۱۹۸۴ء کو اسے للکار کر کہا کہ:

"اس جماعت کو دنیا کی کون سی طاقت مار سکتی ہے۔ بڑا ہی جاہل ہے وہ شخص جو سمجھتا ہے کہ مَیں اٹھا ہوں اس جماعت کو تباہ کرنے کے لئے۔ بڑے بڑے پہلے آئے۔ بڑے بڑے ہم نے پہلے دیکھے ہیں۔ آئے اور نیست و نابود ہوگئے۔ ان کے نشان بھی مٹ گئے لیکن ان غریبوں کی قربانیوں کو خدا نے قبول فرمایا اور پہلے سے بڑھ کر عظمت اور شان عطا کی۔ اور جنہوں نے اپنے گھر خدا کے لئے خالی کئے ان پر اتنی برکتیں نازل فرمائیں کہ آج ان کی اولادیں بھی ان نیکیوں کا پھل کھا رہی ہیں اور وہ ختم نہیں ہو رہا"۔

پھر فرمایا:

"مَیں امید کرتا ہوں کہ جس طرح ہمیشہ دشمن کو اس کی مخالفت اس کی توقع سے بہت زیادہ مہنگی پڑی ہے یہ مخالفت بھی بہت مہنگی پڑے گی۔ اتنی مہنگی پڑے گی، اتنی مہنگی پڑے گی کہ نسلیں پچھتائیں گی جو دشمن رہیں گے۔ اور آپ کی نسلیں دعائیں دیں گی ایک وقت آکر ان لوگوں کو جن کی بے حیائی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے اتنے فضل ہمارے اوپر فرمائے"۔

پھر فرمایا:

"جس خدا کی یہ اٹل تقدیر جماعت احمدیہ نے دیکھی ہو اور ہر دکھ اور ہر تکلیف کو جو رحمتوں اور فضلوں اور خوشیوں میں تبدیل ہوتے دیکھا ہو، اس جماعت کے حوصلے کون مٹا سکتا ہے؟ اس کو شکست کون دے سکتا ہے؟ اس لئے لازماً جماعت احمدیہ جیتے گی اور لازماً آپ جیتیں گے جن کو آج کمزور سمجھ کر جو ظالم اٹھتا ہے اس پر ظلم شروع کر دیتا ہے مگر تقدیر الٰہی نے آپ کا ساتھ نہیں چھوڑنا۔ کبھی ہمت نہ ہاریں۔ ہمیشہ دعاؤں اور صبر کے ساتھ اس راہ پر قائم رہیں اور دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کس کثرت کے ساتھ آپ پر اپنا فضل فرماتا ہے"۔

پھر اپنے محبوب خدا کے آستانہ پر دست بدعا ہو کر عرض کرتے ہیں ؎

ہم نہ ہونگے تو ہمیں کیا کوئی کل کیا دیکھے
آج دکھلا جو دکھانا ہے دکھانے والے
چھین لے ان سے زمانے کی عناں مالکِ وقت
بنے پھرتے ہیں کیا کم اوقات زمانے والے

اور پھر جب بارگاہ الوہیت میں وہ دعا شرف قبولیت پا لیتی ہے تو بے ساختہ پکار اٹھتے ہیں ؎

سن رہا ہوں قدم مالک تقدیر کی چاپ
آرہے ہیں میری بگڑی کے بنانے والے

اور پھر اپنا رخ بدل کر اپنے دشمنوں سے مخاطب ہوتے ہیں ؎

کرو تیاری بس آئی تمہاری باری
یونہی ایام پھرا کرتے ہیں باری باری
ہم نے تو صبر و توکل سے گزاری باری
ہاں! مگر تم پہ بہت ہوگی یہ بھاری باری"

اور سب سے آخر پر ۲؍اگست ۱۹۸۵ء کو فرماتے ہیں:

"جہاں تک ظالموں کا تعلق ہے خدا ان کو ضرور پکڑے گا لیکن ہزار برس بعد نہیں بلکہ تمہاری آنکھوں کے سامنے یہ ہوگا۔ اس لئے بے صبری کر کے اپنے ثواب کو ضائع نہ کریں، اس لطف کو خراب نہ کرو جو صبر کے نتیجہ میں اور اللہ کی نصرت کے یکدم آنے کے نتیجہ میں حاصل ہوگا۔ ابھی سے خدا سے شکوے اور بے قراری ظاہر کر دی تو جب خدا کی طرف سے مدد آئے گی تو اس کا مزا کرکرا ہو جائے گا۔ اللہ کی تقدیر نہیں ٹلتی۔ تم ہوگے، تم زندہ ہوگے اور یہ مخالفین بھی تمہارے سامنے ہوں گے جب تم اللہ کی مدد نازل ہوتے دیکھو گے۔ تم اپنی آنکھوں سے اللہ کی شان دیکھو گے۔ اس لئے اہل ایمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ چھوٹے چھوٹے سوالات کر کے اللہ کی تقدیر سے شکوے کرنے شروع کر دیں"۔

(ضمیمہ تحریک جدید اگست ۱۹۸۵ء)

اور ہم سب زندہ گواہ ہیں کہ جیسا ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ نے فرمایا ویسا ہی دشمنوں کے ساتھ ہوتے دیکھا۔ بلکہ اب بھی ہر روز ویسا ہی ہوتا دیکھ رہے ہیں۔

پھر جب اس ظالم و سفاک حکمران نے مختلف ممالک میں احمدیت دشمن علماء کو جماعت کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا کرنے اور احمدیوں کو گالیاں دلوانے کے لئے بھیجا تو ان کی خلاف احمدیت

ارشاد نبوی
اَلْاَمَانَةُ عِزٌّ
(امانت داری عزت ہے)
﴿منجانب﴾
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دعا:-
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 بینٹک لین کلکتہ 700001
دکان: 248-5222, 248-1652, 243-0794
رہائش: 237-0471, 237-8468

سرگرمیوں کا جو نتیجہ برآمد ہوا حضور اس کے متعلق ۲۶ جولائی ۱۹۸۵ء کو فرماتے ہیں:

"ان حرکتوں سے اب جماعت احمدیہ کو بہت فائدہ پہنچ رہا ہے کیونکہ برطانیہ وغیرہ ممالک کے لوگ ان کی تقریریں سن کر جستجو کے رنگ میں احمدیت کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔"

پھر فرماتے ہیں:

"ترکی اور یوگوسلاویہ وغیرہ میں بھی احمدیت کے بارے میں بیداری پیدا ہو رہی ہے۔"

پھر فرماتے ہیں:

"اہل عرب میں احمدیت کے بارے میں حیرت انگیز توجہ پیدا ہوئی ہے۔"

پھر فرماتے ہیں:

"اسی طرح بعض ایسی قومیں اور طبقات...... جن تک ہمارا پیغام ابھی نہیں پہنچا تھا وہاں بھی اب توجہ پیدا ہو رہی ہے۔" (ضمیمہ خالد اگست ۱۹۸۵ء)

پھر آپ نے ۱۹۸۴ء کے فتنہ کی بانی مبانی مجلس احرار کے بدانجام اور جماعت کی ترقی و غلبہ کی بابت مجلس خدام الاحمدیہ لندن کے سالانہ اجتماع ۱۹۸۶ء پر جماعت احمدیہ کو یہ نوید مسرت سنائی:

"اس دفعہ بھی احرار کا دور ہے عملاً۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ پاکستان میں جو کچھ ہو رہا ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ "سوان سانگ" (Swan Song) ہے۔ موت سے پہلے بطخ کا گانا۔ یہ انگریزی محاورہ ہے کہ وہ جب مرنے کے قریب ہوتی ہے تو ایک آخری بلند آواز میں بڑے اونچے گانے گاتی ہے اور اس کے بعد جان دے دیتی ہے۔ تو مجھے احساس ہو رہا ہے کہ یہ احرار کا "سوان سانگ" ہے۔ بظاہر یہ احمدیت کی موت کے ترانے گا رہے ہیں۔ احمدیت (کوئی ایسی) آواز نہیں جو ان کے پیروں تلے دب جائے۔ احمدیت کی صف لپیٹنے والا کسی ماں نے کوئی بچہ نہیں جنا۔ نہ آج ہے اور نہ آئندہ کبھی ہوگا۔ یہ وہم و گمان اگر کسی جماعت کے دل میں گزر رہا ہے تو پاگل کی بڑ سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ جس طرح اس احرار موومنٹ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے بے شمار فضلوں کی بارشیں برسائیں میں کامل یقین رکھتا ہوں کہ اس احرار موومنٹ کے نتیجے میں جو عظیم الشان رحمتیں اللہ تعالیٰ کی اس جماعت پر نازل ہوں گی، جس کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔"

پھر فرمایا:

"آج جس جماعت کو مٹانے کی کوشش کر رہے ہیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ کل یہی جماعت سینکڑوں گنا بڑھ کر ابھرے گی اور چھوٹے چھوٹے ممالک وہم نہیں کر سکیں گے کہ ہم اکیلے اس جماعت کے اوپر حملہ کرنے کا خیال بھی کر سکیں گے۔"

پھر آپ نے ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۶ء کے خطبہ جمعہ میں جنرل ضیاء الحق کے مخالف احمدیت ارادہ کی ناکامی کے بارہ میں فرمایا:

"جو کینیڈا میں جماعتی ترقی کو روکنے گئے تھے وہ ناکام و نامراد ہو کر جماعت کی ترقی کے دروازے کھول آئے ہیں۔ کینیڈین سوسائٹی نے ان کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ یہ جماعت کے لئے شاندار کامیابی ہے۔" (ضمیمہ مصباح اکتوبر ۱۹۸۶ء)

پھر حضور نے اس سلسلہ میں جماعت کی بعض اور کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"نئے سال میں اللہ تعالیٰ نے برازیل میں مقامی پھل عطا فرمایا اور ایک تعلیم یافتہ خاتون اور بعض نوجوان بھی احمدیت میں داخل ہوئے۔"

(ضمیمہ مصباح فروری ۱۹۸۶ء)

پھر ۱۰ اپریل کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

"گزشتہ پیر کے دن (دوشنبہ کے دن) صبح ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مختلف خوشی کی خبریں ملنی شروع ہوئیں۔ خدا تعالیٰ نے چھوٹی بھی اور بڑی بھی خوشخبریاں دیں۔ مثلاً یوگوسلاویہ میں اگرچہ ایک لمبے عرصہ سے خدا کے فضل کے ساتھ کامیاب دعوت الی اللہ ہوتی رہی ہے اور لوگ احمدی ہوئے ہیں لیکن وہ سب البانین قوم سے تعلق رکھنے والے تھے اور سربو کروشن جو وہاں کی بڑی قوم ہے...... ان میں کوئی احمدی نہیں ہوا تھا۔ تو اس کا سامان بھی اللہ نے فرما دیا۔ چنانچہ پیر کے روز یہ خوشخبری ملی کہ وہاں ایک کیتھولک عیسائی نے جن کا پادریوں کے ساتھ تعلق تھا بیعت کر لی ہے۔ اور چونکہ وہ اپنی قوم میں سے جو کہ ایک بہت بڑی اور اہم قوم ہے پہلے احمدی ہیں اس لئے ایک تاریخی نوعیت کی خوشخبری ہے۔"

"دوسری اس قسم کی خوشخبری آئس لینڈ سے ملی ہے۔ گلاسگو میں آئس لینڈ کے ایک طالب علم پی ایچ ڈی کرنے آئے...... انہوں نے ہمیں خط لکھا جو پیر کے دن ہمیں ملا جس میں انہوں نے تحریر کیا کہ میں نے خوب تحقیق کے بعد احمدی ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے اور مجھ سے فوری طور پر رابطہ کیا جائے...... اب وہ بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں...... (اللہ تعالیٰ نے) آئس لینڈ میں پہلا احمدیت کا پھل عطا فرمایا ہے۔"

(ضمیمہ مصباح، اپریل ۱۹۸۶ء)

پھر فرماتے ہیں:

"پیر کے روز ہمارے بہت ہی اہم کمپیوٹرائزڈ جدید پریس کا لندن میں افتتاح ہوا جس کا بڑی دیر سے جماعت سے وعدہ کر رہا تھا۔ اور جماعت نے اس کے لئے مالی قربانی بھی دی۔ اس کے کمپیوٹر سیکشن کا پیر کے روز افتتاح ہوا اور یہ خبر چھوٹی نہیں بلکہ اس کے دوررس نتائج ظاہر ہوں گے۔"

"اس کے علاوہ ایک اور خوشی کی خبر ہے۔ کچھ عرصہ پہلے نائجیریا سے ایک ایسے چیف کی بیعت کی اطلاع ملی ہے جو بڑی مخالف قوم سے تعلق رکھتے ہیں اور جس کے ماتحت چالیس چیفس کام کرتے ہیں۔ ان کے ذریعہ مزید دو چیفس نے بھی بیعت کی ہے جن کے ماتحت بھی چالیس چالیس چیفس ہیں۔ یہ اطلاع بھی دوشنبہ (پیر) کے دن ہی ملی۔ اس سے مجھے خیال آیا کہ حضرت بانی سلسلہ کا یہ الہام ہے، "دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ" وہ آج ایک دفعہ پھر پورا ہو گیا"۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک الہام ہے "Friday the tenth" یہ الہام کئی بار اپنی صداقت کا جلوہ دکھا چکا ہے۔ اس کے ایک اور جلوہ کی بابت حضور فرماتے ہیں:

"جمعرات کا سورج غروب ہونے کے بعد ایک بہت بڑے مسلمان راہنما جن کا کروڑہا مسلمان احترام کرتے ہیں اور وہ کئی زبانوں کے ماہر ہیں ...... ان سے ملاقات ہوئی جن پر جماعت کا بہت اچھا اثر پڑا۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنی خوش نصیبی سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے یہاں آنے کا موقع دیا۔ دوسرا بڑا معنی خیز فقرہ انہوں نے کہا...... ایک لمبے عرصہ سے میں دینی تاریخ کا مطالعہ کر رہا تھا ...... اور میں نے ہر طرف نظر دوڑائی اور خوب چھان پھٹک کی، خوب تلاش کی لیکن جس چیز کی تلاش تھی وہ مجھے ملی نہیں۔ آج وہ مل گئی ہے۔ اس وقت مجھے یہ محسوس ہوا کہ یہ بھی وہ خوشخبری تھی جو خدا نے پیر کے دن میرے دل میں ڈالی کہ "Friday the tenth" کی پیش خبریوں کی رو سے خدا تعالیٰ احمدیت کی ترقی کے انشاء اللہ نئے نئے سامان کھولنے لگا ہے۔"

پھر فرمایا:

"معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی تقدیر بڑی تیزی سے جماعت احمدیہ کو اس عظیم عالمی انقلاب کی طرف لے جا رہی ہے جس کا لانا ہمارے قبضۂ قدرت میں نہیں ہے۔ مگر خدا کی تقدیر کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ اور نئی صدی میں داخل ہونے سے پہلے خدا جماعت پر ترقیات کے عظیم الشان دروازے کھولنا چاہتا ہے۔"

(ضمیمہ مصباح، اپریل ۱۹۸۶ء)

پھر جماعت احمدیہ کی ۶۸ ویں مجلس مشاورت کے پیغام میں فرمایا:

"آپ لوگ آج کل اصحاب کہف سے گزر رہے ہیں...... حالات کیسے ہی ہوں، ایک لمحہ کے لئے بھی شک میں مبتلا نہ ہوں۔ خدا اس رات کا سینہ پھاڑ کر اس میں سے آپ کے لئے نور کے سوتے جاری کر دے گا۔ آپ مغلوب رہنے کے لئے نہیں غالب آنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ لیکن آپ کے غلبہ کا راز یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے آگے عاجزانہ دعا کرتے ہوئے کہیں ﴿رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ﴾ کہ اے خدا! میں مغلوب ہو گیا ہوں میری مدد کر۔ آپ کی طاقت کا سارا بھید اس دعا میں پوشیدہ ہے۔ اللہ کے فضل اور رحمت کے ساتھ فتح یقیناً آپ کا ہی مقدر ہے۔"

(ضمیمہ تحریک جدید اپریل ۱۹۸۶ء)

پھر ۱۱ دسمبر ۱۹۸۷ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

"غلبہ اور سلطان دلیلوں کے ساتھ عطا کیا جاتا ہے اس کے بغیر سلطانیاں چھین لی جاتی ہیں اور سلطانوں کو فقیر بنا دیا جاتا ہے۔ وہ صرف دنیا کی طاقت کے بل بوتے پر خدا والوں کو مغلوب کرنے کے لئے نکلتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کا یہ تکبر جاتا رہے گا۔ ان کی ساری طاقتیں چھین لی جائیں گی اور اگر وہ خدا کی جماعت کی مخالفت کے نتیجہ میں دنیا کی کوئی بڑائی حاصل کرنا چاہیں گے تو وہ دنیا میں ذلیل و رسوا اور نہتے کر دئے جائیں گے۔"

(ضمیمہ مصباح دسمبر ۱۹۸۶ء)

خدا کی شان ملاحظہ ہو کہ دنیا کے کتنے سلطان ہیں جن کی احمدیت دشمنی میں "سلطانیاں" اب تک چھینی جا چکی ہیں اور وہ بھی ہیں جو اب بھی "دنیا میں ذلیل و رسوا اور نہتے" پھر رہے ہیں۔ مگر دوسری طرف مغربی افریقہ کے وہ دو بادشاہ بھی ہیں جن کو ۱۹۸۷ء میں ہی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی خدا نے توفیق بخشی اور حضور ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ لندن ۱۹۸۷ء کی مبارک تقریب میں ان کو سٹیج پر بلا کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک کپڑوں کا تبرک عنایت فرمایا جس کو انہوں نے بصد مسرت و اطمینان قبول کیا۔

(اخبار بدر قادیان جلسہ سالانہ نمبر ۱۹۹۱ء)

بقیہ صفحہ (۹)

نے پندرہ روزہ تربیتی کیمپ کی رپورٹ تفصیلی رنگ میں پیش کرتے ہوئے محترم موصوف نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے اپنے فضل سے بہت اچھے رنگ میں، تربیتی کلاس کے انعقاد کی توفیق بخشی ہے۔ بعد ازاں محترم ناظر صاحب اعلیٰ و دیگر ناظران دفتر و منتظمین و اساتذہ و علماء کرام کا بھی شکریہ ادا کیا کہ جنہوں نے اپنے مخلصانہ تعاون سے اس کلاس کو ہر جہت سے کامیاب بنایا ہے۔

اسکے بعد محترم مولانا محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے مختصر طور پر نومبائعین کو مخاطب کر کے خدام الاحمدیہ کے تعلق سے بعض باتیں سمجھائیں۔ بعدہ محترم ڈاکٹر محمد عارف صاحب قائم مقام ناظر اصلاح و ارشاد نے مختصر تقریر کی بعد ازاں محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے نومبائعین خدام و اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے۔ امتحان میں اول دوم سوم آنے والوں اور علمی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات دئے گئے۔ اس کے علاوہ تین نومبائع داعین الی اللہ کو اس موقعہ پر خصوصی اعزاز بخشا گیا۔ تقسیم انعامات سے پہلے نومبائعین میں سے دو خدام اور ایک طفل نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے تقریر کی اور جماعت احمدیہ میں شمولیت کی سعادت پر خدا کا شکر ادا کیا اور جماعت کے تئیں اپنی عقیدت اور محبت کا نہایت گرم جوشی سے اظہار کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ تقریب نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اختتام کو پہنچی۔

اس پروگرام میں پردہ کی رعایت کے ساتھ نومبائع بچیاں اور لجنہ کی بعض عہدیدارات نے بھی شمولیت کی اور بزرگان کی نصیحتوں سے مستفیض ہوئیں۔

بعد ازاں تمام حاضرین کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے ریفریشمنٹ کا انتظام تھا۔

اس تربیتی کیمپ کے کامیاب انعقاد میں ہریانہ، ہماچل اور پنجاب کی جماعتوں میں خدمت کر رہے مبلغین و معلمین کرام اور داعین الی اللہ کا خصوصی تعاون حاصل رہا یہ سب خصوصی دعاؤں کے مستحق ہیں۔

(رپورٹ مرتبہ: زین الدین حامد نائب نگران دعوت الی اللہ پنجاب ہماچل)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)
Vol - 50 Thursday, 12th July 2001 Issue No 28

☎ (0091) 01872-20757
01872-21702
FAX:(0091) 01872-20105

مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ بانسرہ کی مشترکہ تبلیغی مساعی

موضع بانسرہ جس کا ریلوے اسٹیشن گھٹیاری شریف ہے۔ کلکتہ سے ۳۵ کیلو میٹر کے فاصلے پر ضلع دکھن ۲۴ پرگنہ میں ایسا گاؤں ہے جس میں احمدیت کا پودا تقسیم ہند سے پہلے لگ چکا تھا۔ جو اب کافی تناور درخت بن چکا ہے۔ ماشاء اللہ۔

شروع میں تو صرف ایک گھر جناب اکبر علی ملاں اور ان کے بھائی کا تھا۔ مگر اب اللہ کے فضل سے وہاں کے احمدیوں کی نفری تقریباً ۲۰۰ مرد و زن تک پہنچ گئی ہے۔ جناب اکبر علی صاحب مرحوم کے والد اپنے علاقہ کے بڑے مخیّر اور با اثر شخص تھے۔ انہوں نے وہاں کے بچوں کی تعلیم وغیرہ کیلئے کافی زمین دی۔ جس پر آج کل بھی اسکول اپنا کام کر رہا ہے۔ آپ ہی کی عطا کی ہوئی زمین پر مسجد بھی بنی ہے۔

بانسرہ کے جملہ احباب جماعت کے علاوہ ایک صاحب جناب یونس غازی صاحب ہیں۔ جو پیشہ سے تاجر ہیں۔ مگر بڑے اچھے اخلاق کے مالک۔ منکسر المزاج اور خاکسار قسم کے ہونے کے باوجود نہایت نڈر، جوشیلے، احمدیت کے شیدائی اور تبلیغ کے دیوانے ہیں۔ ساتھ ہی تبلیغ کے نت نئے طریقے استعمال کرتے ہیں چنانچہ انہوں نے کیم اپریل ۲۰۰۱ء کو علاقہ بانسرہ میں مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے تعاون سے ایک بہت بڑے جلسہ کا اہتمام کیا اور گردونواح کے تقریباً ۲۰۰ احمدیوں کو دعوت دی۔ ان کا پیغام کلکتہ کی جماعت کو بھی ملا۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز زیر صدارت مکرم جناب محمد مشرق علی صاحب صوبائی امیر بنگال آسام۔ حافظ ظفر عالم صاحب کی تلاوت سے ہوا۔ عزیزم اکمل احمد، مزمل حق اور یونس غازی صاحب نے باری باری نظم سنا کر سامعین کو محظوظ کیا۔ بعدہٗ خاکسار نے حاضرین کو خطاب کیا اور موقع کی مناسبت سے چند نصائح کیں۔

خاکسار کے بعد رمضان علی صاحب، جناب نذر الاسلام صاحب معلم اور حافظ نذر الاسلام عبداللہ الحسن صاحب اور مکرم امان اللہ صاحب نے تقاریر کیں اور امام وقت مہدی علیہ السلام کے پیغام کو علاقہ کے ہندو مسلمانوں تک پہنچایا۔

آخر میں جناب صدر مجلس مکرم جناب محمد مشرق علی صاحب صوبائی امیر بنگال آسام نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ دنیا اس وقت پیاس سے نڈھال ہو رہی ہے۔ اور پانی کا مشکیزہ جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں ہے۔۔۔ پس ہمارا فرض ہوتا ہے کہ ہم اپنی ذمہ داری کو کماحقہٗ ادا کریں۔ میں نے عرض کیا ہاں اسے آپ قرآن ڈائرکٹری بھی کہہ سکتے ہیں۔ جس پر انہوں نے کہا۔ بس تو ٹھیک ہے۔ اب اس قرآن کو میں اپنے سرہانے رکھ کر سوؤنگا۔ تا کہ کسی وقت بھی کسی مسئلے کے حل کیلئے حسب ضرورت آیت تلاش کر سکوں۔ اور ان الفاظ کے ساتھ میرا بھی بہت شکریہ ادا کیا اور ڈیڑھ سو میں تفسیر صغیر اپنے ساتھ لے گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت سے بھی نوازے۔ آمین۔ (محمد فیروز الدین انور)

ڈائمنڈ ہاربر (بنگال) سرکل میں تربیتی جلسہ

مکرم جناب ماسٹر مشرق علی صاحب صوبائی امیر جماعتہائے احمدیہ بنگال آسام نے پورے بنگال میں تبلیغی اور تربیتی کام کو زیادہ تیز اور منظم کرنے کیلئے اسے چار سرکلوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ جس میں ایک ڈائمنڈ ہاربر بھی ہے۔ جس کے انچارج مولانا مکرم جناب منیر الحق صاحب ہیں۔ چنانچہ ڈائمنڈ ہاربر کے صدر صاحبان نیز مبلغ اور معلم حضرات کو تبلیغی سیمینار کیلئے بلایا۔ جس میں تقریباً پچاس صدر صاحبان۔ اور اسی طرح تقریباً ۷۰ معلمین کرام نے شرکت کی۔ اس پروگرام کی تکمیل اور نگرانی کیلئے خاکسار (محمد روشن علی معتمد عمومی) کے علاوہ مکرم محمد فیروز الدین انور صاحب صاحب۔ ناظم مجلس انصار اللہ بنگال۔ آسام اور عزیزم عبدالحمید کریم نیشنل قائد۔ بنگال، آسام مکرم جناب صوبائی امیر صاحب کے ہمراہ تھے۔

بعض معلمین اور صدر صاحبان نے تبلیغ اور تربیت کے موضوع پر تقاریر میں حصہ لیا۔ پروگرام نہایت دلچسپ اور مفید ثابت ہوا۔ تمام معلمین حضرات کا ''وفات عیسیٰؑ'' پر تقریری مقابلہ بھی ہوا۔ جس میں اوّل، دوئم، اور سوم آنے والوں کو انعامات دیئے گئے۔ اور دیگر شرکاء کو بھی انعامات دیئے گئے۔ سوال و جواب کی مجلس بھی منعقد ہوئی۔ حاضرین کے سوالوں کے جواب مکرم جناب مولانا امان اللہ صاحب مکرم جناب مولانا منیر الحق صاحب اور مکرم جناب محمد فیروز الدین انور صاحب ناظم انصار اللہ نے دیئے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہماری حقیر مساعی کو اپنے فضلوں اور برکات سے نوازے۔ آمین (محمد روشن علی- کلکتہ معتمد عمومی بنگال- آسام)

بھارت کی مختلف جماعتوں میں
جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کانپور (یوپی):- مورخہ ۰۱-۶-۴ بروز پیر احمدیہ دار التبلیغ M بلاک کا کاڈیو کانپور میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا تلاوت مکرم شمشاد علی صاحب معلم کانپور نے کی۔ مکرم عبدالستار صاحب، مکرم محمد سعید صاحب صدیقی اور مکرم عبدالستار صاحب صدیقی نے منظوم کلام پیش کیا۔ مکرم محمد رئیس صاحب صدیقی، عزیز ثمر احمد خان، عزیز تبریز احمد سلیچہ، مکرم معشوق عالم صاحب آف کلکتہ، اور مکرم شمشاد احمد صاحب معلم نے تقریر کی آخر پر صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ (عبدالستار قائم مقام صدر جماعت کانپور)

قادیان:- قادیان دار الامان میں مورخہ ۵ جون کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف نائب ناظم وقف جدید بیرون کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی مدرس مدرسۃ المعلمین نے کی نعت مکرم محبوب احمد صاحب امروہی نے پڑھی۔ پہلی تقریر مکرم مولوی زین الدین صاحب حامد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ'' پر ہوئی۔ دوسری تقریر ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہ حیثیت مبلغ اعظم'' کے عنوان پر مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب نے کی۔ آخر پر صدر اجلاس نے دُعا کرائی اور جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ (محمد لقمان دہلوی قادیان)

پالاکرتی (آندھرا):- مورخہ ۵ جون کو احمدیہ مسجد میں مکرم عباس علی طاہر صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ تلاوت مکرم محمد یعقوب صاحب نے کی۔ مکرم محمد شریف صاحب اور مکرم محمد معشوق صاحب نے منظوم کلام پڑھا۔ تقریر مکرم محمد نذیر صاحب، مکرم مولوی محمد ایوب خان صاحب اور خاکسار نے کی۔ آخر پر صدر اجلاس نے دُعا کرائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (حافظ سید رسول نیاز نائب نگران اعلیٰ آندھرا)

دہلی:- محترم سید طارق احمد صاحب صدر جماعت دہلی کی زیر صدارت ۱۰ر جون بروز اتوار جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم بشیر احمد محمود صاحب نے کی اور ترجمہ بھی پیش کیا نظم مکرم سید لیاقت علی صاحب نے سنائی۔ تقاریر مکرم مجیب احمد صاحب اسلم، مکرم انور حسین صاحب، اور خاکسار کی ہوئیں۔ آخری تقریر سے پہلے ایک نظم مکرم فیاض احمد بیگ صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی۔ صدر اجلاس کی اجتماعی دُعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ (سید کلیم الدین احمد مبلغ دہلی)

نلہٹی ضلع بیر بھوم (بنگال) میں تبلیغی و تربیتی جلسہ

بیر بھوم بنگال کا بہت معروف اور زرخیز ضلع ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ کی ترقی بھی عام مسلمانوں کو چونکا دینے والی ہے۔ (ذالک فضل اللہ) جس میں نلہٹی کو صدر مقام بنایا گیا ہے۔

چنانچہ تبلیغی و تربیتی مساعی کو تیز اور منظم کرنے کی خاطر سرکل میں تبلیغی جلسہ کا انعقاد ہوا۔ اس سرکل کے انچارج مکرم جناب مولانا سیف الدین صاحب ہیں۔ جلسہ میں شرکت کیلئے مکرم جناب ماسٹر مشرق علی صاحب صوبائی امیر اور ان کے ہمراہ خاکسار (محمد روشن علی معتمد عمومی بنگال آسام) کے علاوہ مکرم جناب محمد فیروز الدین انور صاحب ناظم انصار اللہ بنگال- آسام اور عزیزم عبدالحمید کریم صاحب صوبائی قائد مجلس خدام الاحمدیہ بنگال- آسام بذریعہ کار کلکتہ سے روانہ ہو کر براستہ برہم پور (مرشد آباد) نلہٹی پہنچے۔

مکرم جناب ماسٹر مشرق علی صاحب صوبائی امیر بنگال- آسام نے حاضرین کو خطاب فرمایا۔ اور جلسہ میں شریک صدر صاحبان کو اپنے قیمتی نصائح سے نوازا۔ نیز ساری جماعتوں میں تبلیغ کو تیز کرنے کیلئے بیعتوں کے ٹارگٹ بھی دیئے۔ اور بتایا کہ سارے صدر صاحبان کوشش کریں کہ اپنے اپنے حلقہ سے کم از کم پانچ پانچ ہزار بیعت کرائیں۔ اور اپنی اپنی جماعتوں میں مجالس انصار اللہ۔ لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ کو قائم کریں اور ان کے زعیم، صدر اور قائد کا انتخاب بھی کریں۔ چنانچہ ان باتوں کا بڑا مثبت جواب ملا۔ اللہ کے فضل سے جلسہ بہت کامیاب رہا۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہماری ان مساعی کو قبول فرمائے۔ اور اس میں مزید خیر و برکت نازل فرمائے۔ اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (محمد روشن علی آف کلکتہ)